قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

بدھ 20 اکتوبر 2021ء | 13 ربیع الاول 1443 ہجری قمری | 20 اخاء 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:249

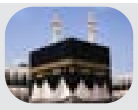

ارشادِ باری تعالیٰ

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۷﴾

(الاحزاب: 57)

ترجمہ: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔

فرمانِ خلیفہ وقت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام براہین احمدیہ میں اپنے ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ’’جو الہام ہے وہ یہ ہے صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ سَيِّدِ وُلْدِ اٰدَمَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ۔ اور درود بھیج محمدؐ اور آل محمدؐ پر جو سردار ہے آدم کے بیٹوں کا اور خاتم الانبیاء ہے صلی اللہ علیہ وسلم‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ سب مراتب اور تفضّلات اور عنایات اسی کے طفیل سے ہیں اور اسی سے محبت کرنے کا یہ صلہ ہے۔ سبحان اللہ اُس سرور کائنات کے حضرت احدیّت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قُرب ہے کہ اُس کا مُحب خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بن جاتا ہے۔

ہیچ محبوبے نماند ہمچو یار دلبرم
مہر و مہ را نیست قدرے در دیارِ دلبرم
آں کجا رُوئے کہ دارد ہمچو رُویش آب و تاب
واں کُجا باغے کہ مے دارد بہارِ دلبرم

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد اول صفحہ 597تا598 حاشیہ)

کہ میرے محبوب جیسا کوئی نہیں ہے۔ اس کے ہاں چاند اور سورج کی بھی کوئی قیمت نہیں۔ ایسا چہرہ کہاں کہ اس جیسی آب و تاب رکھتا ہو اور ایسا باغ کہاں جو میرے محبوب جیسی بہار رکھتا ہو۔

۔۔۔۔۔۔پس دشمن ہمیں جو چاہے کہتا رہے۔ ہم پر جو بھی الزام لگاتے ہیں لگاتے رہیں۔ ہمارے دلوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور ہمیں سب سے بڑھ کر آپ کے خاتم النبیین ہونے کا اِدراک ہے اور یہ سب ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم دشمن کے ہر حملے اور ہر ظلم کے بعد پہلے سے بڑھ کر اپنے ایمان میں بڑھتے چلے جانے والے ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پہلے سے بڑھ کر بھیجنے والے ہوں تا کہ مسلمانوں کو بھی آپ کے اس مقام کا صحیح اِدراک حاصل ہو اور یہ بھٹکے ہوئے مسلمان بھی صحیح رستے پر آجائیں اور دنیا میں بھی اسلام کی خوبصورت تعلیم پھیلے۔

(خطبہ جمعہ 16 دسمبر 2016ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- شان مصلح موعود رضی اللہ عنہ (منظوم)
- احکام خداوندی
- احادیث میں استعمال ہونے والی اسلامی اصطلاحات
- اقتباسات از تفسیر قرآن جلد اول تا ہشتم

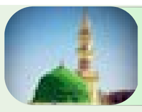

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کونسا درود پڑھا جائے؟

حدیث شریف میں حضرت کعبؓ بیان فرماتے ہیں:

ہم لوگوں نے (ایک دفعہ) حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! ہم آپ لوگوں یعنی آپ کے گھر کے ساتھ تعلق رکھنے والے تمام لوگوں پر درود کس طرح بھیجا کریں۔ سلام بھیجنے کا طریق تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا ہے مگر درود بھیجنے کا طریق ہم نہیں جانتے۔ آپؐ نے فرمایا یوں کہا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء حدیث نمبر 3370)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

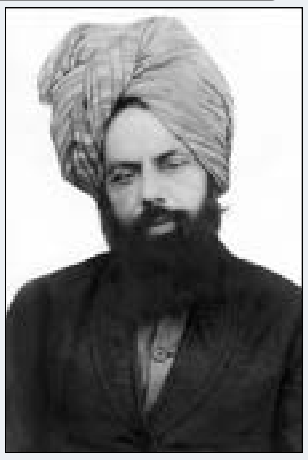

درود شریف کس طرح پڑھا جائے؟

حضرت مسیح موعودؑ اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

’’درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔ نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے اور نہ وہ حضورِ تام سے اپنے رسول مقبولؐ کے لئے برکاتِ الٰہی مانگتے ہیں۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہئے کہ رابطہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ ہرگز اپنا دل یہ تجویز نہ کر سکے کہ ابتدائے زمانہ سے انتہاء تک کوئی ایسا فرد بشر گزرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے جو اس سے ترقی کرے گا۔ اور قیام اس مذہب کا اس طرح پر ہوسکتا ہے کہ جو کچھ محبانِ صادق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مصائب اور شدائد اٹھاتے رہے ہیں یا آئندہ اٹھا سکیں یا جن جن مصائب کا نازل ہونا عقل تجویز کر سکتی ہے وہ سب کچھ اٹھانے کے لئے دلی صدق سے حاضر ہو۔ اور کوئی ایسی مصیبت عقل یا قوّتِ واہمہ پیش نہ کر سکے کہ جس کے اٹھانے سے دل رک جائے اور کوئی ایسا حکم عقل پیش نہ کر سکے کہ جس کی اطاعت سے دل میں کچھ روک یا انقباض پیدا ہو اور کوئی ایسا مخلوق دل میں جگہ نہ رکھتا ہو جو اس جنس کی محبت میں حصہ دار ہو......پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑھا گیا تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے اور بلاشبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے اور حضورِ تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ اکثر اوقات گریہ و بکا ساتھ شامل ہو اور یہاں تک یہ توجہ رگ اور ریشہ میں تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکساں ہو جاوے۔‘‘

(مکتوبات احمدیہ جلد 1 صفحہ 13 قدیم ایڈیشن)

اسی طرح ایک دوسرے خط میں نصیحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

’’آپ درود شریف کے پڑھنے میں بہت ہی متوجہ رہیں۔ اور جیسا کوئی اپنے پیارے کے لئے فی الحقیقت برکت چاہتا ہے۔ ایسے ہی ذوق اور اخلاص سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہیں۔ اور بہت ہی تضرع سے چاہیں۔ اور اس تضرع اور دعا میں کچھ بناوٹ نہ ہو۔ بلکہ چاہئے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی دوستی اور محبت ہو۔ اور فی الحقیقت روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں۔ کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں......اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے اور نہ ملول ہو۔ اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو۔ اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کے برکات ظاہر ہوں۔‘‘

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 24-25 قدیم ایڈیشن)

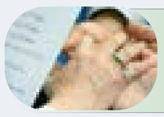

دربارِ خلافت

نام لکھوا دیں۔ضرورت پڑنے پر ہم آپ کو بلا لیں گے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجرؓ بیان فرماتے ہیں کہ جب ہم اپنے وطن پہنچے تو دو ماہ کے بعد پھر قادیان آنے کی تحریک پیدا ہوئی مگر خرچ نہیں تھا مگر دل چاہتا تھا کہ پیدل ہی چلنا پڑے تو چلنا چاہئے۔ دو روپے میرے پاس تھے۔ مَیں رہتاس سے جہلم باوجود گاڑی ہونے کے پیدل آیا۔ پھر خیال آیا کہ آگے بھی پیدل ہی چلنا چاہئے۔ جہلم کے پل سے گزرنے لگا تو چار پانچ سپاہی رسالے کے جن کے پاس دو دو گھوڑے تھے۔ مَیں نے انہیں کہا کہ گھوڑا مجھے پکڑا دو۔ وہ کہنے لگے کہ تم گجرات کے ضلع کے رہنے والے ہو۔ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں گھوڑا لے کر بھاگ نہ جاؤ۔ خیر مَیں نے کہا کہ مَیں ضلع جہلم کا ہوں، گجرات کا نہیں ہوں۔ رہتاس سے آ رہا تھا۔ مگر انہوں نے نہ مانا مگر مَیں ان کے ساتھ رہا کیونکہ رات کا سفر بھی وہ کرتے تھے۔ جو دو سپاہی تھے وہ جب مرالے میں اترے تو مَیں نے بھی وہیں بستر اُچھالیا۔ ایک سکھ کہنے لگا کہ میاں تم ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ (اُن میں سے ایک سکھ بھی تھا) ہمیں تمہارا ڈر ہے۔ جس وقت آدھی رات ہوئی وہ چل پڑے۔ مَیں بھی ساتھ ہولیا۔ پھر ایک سکھ نے کہا کہ ہمیں ڈر ہے کہ تم ہمارا کوئی گھوڑا نہ لے جاؤ۔ مَیں نے کہا کہ مَیں تو جلدی جانا چاہتا ہوں۔ ساتھ کی خاطر تمہارے ہمراہ چل پڑا ہوں۔ ایک سکھ نے کہا کہ یہ بھلا مانس آدمی معلوم ہوتا ہے اُسے گھوڑا دے دو۔ چنانچہ تین میل میں نے گھوڑے پر سوار ہو کر سفر کیا۔ رات وزیر آباد پہنچے۔ پل پر سے گزرنے کا پیسہ بھی مجھے انہوں نے دیا اور رات کا کھانا بھی انہوں نے ہی کھلایا۔ (یعنی کوئی ٹول ٹیکس لگتا ہوگا، وہ بھی انہوں نے دیا، رات کا کھانا کھلایا) رات ایک بجے پھر تیار ہو گئے اور مجھے گھوڑا دے دیا۔ دوسری رات کامونکی یا مریدکے میں بسیرا کیا۔ پھر انہوں نے کھانا مجھے کھلایا۔ پھر رات چل کر صبح سات یا آٹھ بجے لاہور پہنچے۔ (یہ تقریباً کوئی سو ڈیڑھ سو میل کا سفر بنتا ہے) لاہور پہنچے۔ پھر چونکہ ان کا راستہ الگ تھا اس لئے وہ علیحدہ ہو گئے۔

گیارہ بجے لاہور سے گاڑی چلنی تھی۔ مَیں آٹھ بجے پہنچا۔ اس لئے خیال کر کے کہ کون تین گھنٹے انتظار کرے (قادیان پہنچنے کا شوق تھا۔ تین گھنٹے انتظار کیا کرنا ہے۔ کہتے ہیں) مَیں پھر پیدل چل پڑا۔ ڈیڑھ گھنٹے میں جلّو پہنچا۔ وہاں سٹیشن پر گاڑی کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا کہ پونے بارہ بجے چلے گی۔ پھر مَیں وہاں سے چل پڑا۔ اٹاری پہنچا۔ سٹیشن سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ سوا گھنٹہ گاڑی میں ہے۔ مَیں پھر چل پڑا۔ کیا انتظار کرنا ہے۔ ابھی دو میل خاصہ کا سٹیشن رہتا تھا کہ گاڑی نکل گئی۔ خاصہ سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ اب شام کے سات بجے گاڑی آئے گی۔ مَیں پھر پیدل چل پڑا اور کوئی شام سے قبل ہی امرتسر پہنچ گیا۔ وہاں ایک شیخ ہمارے شہر کے تھے ان کے پاس رات بسر کی۔ وہاں سے صبح گاڑی پر سوار ہوا اور چھ آنے دے کر بٹالہ پہنچ گیا۔ بٹالہ سے پھر پیدل چل کر چار پانچ بجے قادیان پہنچ گیا۔ دوسرے روز صبح حضرت صاحب سے ملاقات کی۔ چار پانچ دن آرام سے گزارے۔ پھر اجازت چاہی اور عرض کیا کہ ہم چھوٹے ہوتے یہ کہا کرتے تھے کہ یا اللہ! امام مہدی کے آنے پر ہمیں سپاہی بننے کی توفیق عطا فرما۔ سفر کا تمام واقعہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سنایا کہ کس طرح مَیں نے اکثر وقت جو ہے سفر کا پیدل طے کیا ہے۔ تھوڑا سا عرصہ بیچ میں گھوڑے پر بھی سواری کی۔ یہ باتیں سن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پر فرمایا کہ آپ نے بڑی ہمت کی ہے اور فرمایا کہ آپ کوئی کام جانتے ہیں؟ مَیں نے کہا حضور سوائے روٹی پکانے کے اور کوئی کام نہیں جانتا اور وہ بھی معمولی طور پر۔ فرمایا کہ نام لکھوا دیں۔ضرورت پڑنے پر ہم آپ کو بلا لیں گے۔ اُس پر مَیں نے نام لکھوا دیا۔ ’’غلام حسین، رہتاس ضلع جہلم‘‘۔

(رجسٹر روایات صحابہ (غیر مطبوعہ) رجسٹر نمبر10 صفحہ نمبر 319 تا 321 روایت حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجرؓ)

یہ تمام روایات اُن لوگوں کی ہیں جن کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کا شوق تھا اور زیارت کا شوق تھا۔ اس کے لئے وہ تکلیفیں بھی برداشت کرتے تھے اور یہ تکلیفیں اُن کے لئے بہت معمولی ہوتی تھیں۔ اُس کے مقابلے میں جو فیض انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پایا اور جو ایمان میں اُن کی زیادتی ہوتی تھی۔ اللہ کرے ہم میں سے بھی ہر ایک یہ واقعات سن کر صرف واقعات کے مزے لینے والے نہ ہوں بلکہ ہر واقعہ ہمارے ایمان میں بھی زیادتی پیدا کرنے والا ہو۔

(خطبہ جمعہ 4؍ مئی 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

شانِ مصلح موعود رضی اللہ عنہ

آسماں سے مہدیٔ موعود نے پائی خبر
نور کا پیکر ملے گا تجھ کو اک لختِ جگر

ساری قومیں برکتیں پائیں گی اس موعود سے
نورفرقاں پائے گا سارا جہاں محمود سے

درحقیقت آپ کا استاد تھا رب کریم
آپ پر جلوہ کناں تھا ہرگھڑی وہ ہی علیم

آپ مظلوموں کے حامی اور تھے ان کے نصیر
آپ کے دم سے رہائی پا گئے لاکھوں اسیر

یورپ و افریقہ میں بھیجے مبشر آپ نے
کر دیے ہیں گورے کالے سب منور آپ نے

آپ کی ہمت کی ہے غماز ربوہ کی زمیں
بن گیا ہے آپ کی آہوں سے اک شہر حسیں

یاد رکھیں گی تجھے قومیں سدا فضل عمر!
رحمتیں بھیجیں گی تجھ پر اے مسیحا کے پسر

مصلح موعود تجھ پر ہر گھڑی ہوں رحمتیں
میرے مولا کی سدا نازل ہوں تجھ پر برکتیں

خواجہ عبدالمؤمن، ناروے

ہالووین کا تہوار

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس ضمن میں جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

بہرحال اس برائی کا جو آج کل مغرب میں ان دنوں میں بڑی دھوم دھام سے منائی جاتی ہے اور آئندہ چند دنوں میں منائی جانے والی ہے، اُس کا مَیں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ یہ halloween کی ایک رسم ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ احمدی بھی بغیر سوچے سمجھے اپنے بچوں کو اس میں شامل ہونے کی اجازت دے دیتے ہیں، حالانکہ اگر اس کو گہرائی میں جا کر دیکھیں تو یہ عیسائیت میں آئی ہوئی ایک ایسی بدعت ہے جو شرک کے قریب کر دیتی ہے۔ چڑیلیں اور جنّ اور شیطانی عمل، ان کو تو بائبل نے بھی روکا ہوا ہے۔ لیکن عیسائیت میں یہ راہ پا گئی ہیں کیونکہ عمل نہیں رہا۔ عموماً اس کو fun سمجھا جاتا ہے کہ بس جی بچوں کا شوق ہے پورا کر لیا۔ تو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہر وہ کام چاہے وہ fun ہی سمجھا جائے جس کی بنیاد شرک یا کسی بھی قسم کے نقصان کی صورت میں ہو اس سے احمدیوں کو بچنا چاہئے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 29؍ اکتوبر 2010ء)

قدسیہ نور والا۔ ناروے

احکام خداوندی

قسط نمبر:13

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

امثال القرآن

’’قرآن شریف پر تدبر کرو۔ اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے۔ اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں۔‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ)

آج کے اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں استعارے اور مثالیں نہیں بیان ہوئیں۔ بلکہ وہ ہر بات کو ظاہری رنگ میں پورا ہونا سمجھتے ہیں جس سے وہ قرآن پاک کی توہین کرتے ہیں۔ لیکن اللہ بار بار مثالیں دے کے سمجھاتا ہے اور یہی کہتا ہے کہ ہدایت تو متقیوں کے لئے ہے۔ اس لئے ان امثال کو سمجھنے کے لئے متقی ہونا شرط ہے۔ اللہ ہمیں متقی اور ثابت قدم بنائے آمین۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ آخر اللہ تعالیٰ مثالیں کیوں دیتا ہے؟

نصیحت پکڑنے کی خاطر امثال کا ذکر

- اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ۔
- تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ۔

(ابراہیم: 25-26)

کیا تو نے غور نہیں کیا کہ کس طرح اللہ نے مثال بیان کی ہے ایک کلمۂ طیبہ کی ایک شجرۂ طیّبہ سے۔ اس کی جڑ مضبوطی سے پیوستہ ہے اور اس کی چوٹی آسمان میں ہے۔ وہ ہر گھڑی اپنے ربّ کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہے۔ اور اللہ انسانوں کے لئے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

- وَ لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ۔

(الزمر: 28)

اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر قسم کی مثال بیان کر دی ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔

مثال، ہدایت یا ضلالت کا موجب ہے

- اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ۔

(البقرہ: 27)

اللہ ہرگز اس سے نہیں شرماتا کہ کوئی سی مثال پیش کرے جیسے مچھر کی بلکہ اُس کی بھی جو اُس کے اوپر ہے۔ پس جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو ایمان لائے تو وہ جانتے ہیں کہ یہ ان کے ربّ کی طرف سے حق ہے۔ اور جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جنہوں نے انکار کیا تو وہ کہتے ہیں (آخر) یہ مثال پیش کرنے سے اللہ کا مقصد کیا ہے۔ وہ اس (مثال) کے ذریعہ سے بہتوں کو گمراہ ٹھہراتا ہے اور بہتوں کو اس کے ذریعہ سے ہدایت دیتا ہے اور وہ اس کے ذریعہ فاسقوں کے سوا کسی کو گمراہ نہیں ٹھہراتا۔

اللہ کے بارے میں مثال بیان کرنے کی ممانعت

- فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

(النحل: 75)

پس اللہ کے بارہ میں مثالیں نہ بیان کرو۔ یقیناً اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

معبودان باطلہ کی مثال کہ وہ مکھی بھی نہیں بنا سکتے

- يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ۔

(الحج: 74)

اے انسانو! ایک اہم مثال بیان کی جارہی ہے پس اسے غور سے سنو۔ یقیناً وہ لوگ جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ہرگز ایک مکھی بھی نہ بنا سکیں گے خواہ وہ اس کے لئے اکٹھے ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین لے تو وہ اُس کو اس سے چھڑا نہیں سکتے۔ کیا ہی بے بس ہے (فیض کا) طالب اور وہ جس سے (فیض) طلب کیا جاتا ہے۔

قرآن پاک کی امثال کو غور سے سننا اور ان پر تفکر کرنا

- لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ۔

(الحشر: 22)

اگر ہم نے اس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تُو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ تفکّر کریں۔

اللہ کے سوا دوست بنانے والوں کی مکڑی سے مثال

- مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا ؕ وَاِنَّ اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔

(العنکبوت: 42)

اُن لوگوں کی مثال جنہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور دوست بنائے مکڑی کی طرح ہے اُس نے بھی ایک گھر بنایا اور تمام گھروں میں یقیناً مکڑی ہی کا گھر سب سے زیادہ کمزور ہوتا ہے۔ کاش وہ یہ جانتے۔

خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرنے کی مثال

- ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَ الْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ۔

(النحل: 113)

اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو بڑی پُرامن اور مطمئن تھی۔ اس کے پاس ہر طرف سے اس کا رزق بافراغت آتا تھا پھر اُس (کے مکینوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اُنہیں بھوک اور خوف کا لباس پہنا دیا ان کاموں کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔

اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ کو بطور مثال پیش کرنا

- وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ۔

(یٰسین: 14)

اور ان کے سامنے اصحاب قریہ کو مثال کے طور پر پیش کر جب اس (بستی) میں (اللہ کی طرف سے) مرسلین آئے۔

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے والوں کی مثال

- مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔

(البقرہ: 262)

ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایسے بیج کی طرح ہے جو سات بالیں اُگاتا ہو۔ ہر بالی میں سو دانے ہوں اور اللہ جسے چاہے (اس سے بھی) بہت بڑھا کر دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

- مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ۔

(البقرہ: 266)

اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کے لئے خرچ کرتے ہیں، ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اُسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے، اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو۔ اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود)

درثمین احمد۔ جرمنی

اسلامی اصطلاحات کا برمحل استعمال

از روئے احادیث

جس طرح ایک مضمون میں خاکسار نے قرآن کریم سے وہ آیات پیش کی ہیں جن سے ہمیں اسلامی اصطلاحات کے بارے میں علم ہوتا ہے اسی طرح ذیل میں چند ایک احادیث بطور نمونہ پیش کی جارہی ہیں جن سے ان کی اہمیت مزید واضح ہوجاتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو ان اصطلاحات کے برمحل استعمال کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تعَوُّذ

قارئین کے استفادہ کے لئے وہ روایات درج کی جارہی ہیں جن میں تعَوُّذ پڑھنے کی ہدایت کی گئی یا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی سند ملتی ہے۔

مسند احمد میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر نماز شروع کرتے۔ پھر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ پڑھ کر تین مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھتے۔ پھر فرماتے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْثِہٖ وَنَفْخِہٖ۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ھَمْزِہٖ کے معنیٰ گلا گھونٹنے کے اور وَ نَفْخِہٖ کے معنیٰ تکبر اور وَ نَفْثِہٖ کے معنیٰ شعر گوئی کے ہیں۔

ابن ماجہ کی ایک روایت میں یہی معنیٰ بیان کیے گئے ہیں اور اس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں داخل ہوتے ہی تین مرتبہ اللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا، تین مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا اور تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا پڑھتے۔ پھر یہ پڑھتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ۔ ابن ماجہ میں اور سند کے ساتھ یہ روایت مختصر بھی آئی ہے۔ مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے تین مرتبہ تکبیر کہتے۔ پھر تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہتے پھر اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ آخر تک پڑھتے۔ ایک حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو شخص لڑنے جھگڑنے لگے۔ غصہ کے مارے ایک کے نتھنے پھول گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہہ لے تو اس کا غصہ بھی جاتا رہے۔ نسائی نے اپنی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں بھی اسے روایت کیا ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی میں بھی یہ حدیث ہے۔ اس کی ایک روایت میں اتنی زیادتی اور بھی ہے کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے اس کے پڑھنے کو کہا لیکن اس نے نہ پڑھا اور اس کا غصہ بڑھتا ہی گیا۔ استعاذہ کے متعلق اور بھی بہت سی حدیثیں ہیں، یہاں سب کو جمع کرنے سے طول ہوگا۔ ان کے بیان کے لئے اذکار و وظائف فضائل و اعمال کے بیان کی کتابیں ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جبرئیل علیہ السلام جب سب سے پہلے وحی لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پہلے اَعُوْذُ پڑھنے کا کہا۔ تفسیر ابن جریر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پہلے پہل جب جبرئیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لے کر آئے تو فرمایا اَعُوْذُ پڑھیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا: کہیے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پھر کہا اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ (العلق: 2)

(بحوالہ تفسیر ابن کثیر آن لائن اردو ترجمہ)

حضرت سلیمان بن صرد ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی قریب جھگڑ رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ تھا، رگیں پھولی ہوئی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر وہ اس بات کو کہے تو اس کی یہ کیفیت جاتی رہے یعنی اگر وہ کہے کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں دھتکارے ہوئے شیطان سے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ اس پر لوگوں نے اس جھگڑنے والے شخص کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 846 صفحہ 898)

بِسْمِ اللّٰہِ

بمعنیٰ اللہ کے نام کے ساتھ

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قابل قدر اور سنجیدہ کام اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ہر قابل قدر گفتگو (اور تقریر وغیرہ) اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بغیر شروع کی جائے تو وہ برکت سے خالی اور بے اثر ہوتی ہے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 20 صفحہ 43)

حضرت ابو ہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ کام جو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 21 صفحہ 43)

حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد حضور ؐ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا جسے آپ ؐ نے ذبح کیا۔ ذبح کرتے وقت آپ ؐ نے یہ الفاظ کہے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اے میرے خدا! یہ قربانی میری طرف سے اور میری امّت کے لوگوں کی طرف سے، جو قربانی نہیں کر سکتے، قبول فرما۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 297 صفحہ 337)

حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ حضور کچھ لوگ جو کفر سے نئے نئے نکلے ہیں ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں علم نہیں کہ انہوں نے جانور کو ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ پڑھی بھی یا نہیں۔ کیا ہم گوشت کھا سکتے ہیں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم خود اس پر بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ لو اور بخوشی کھاؤ۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 53 صفحہ 517)

حضرت عروہ بن زبیر ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ گاؤں والے ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ جانور کو ذبح کرتے وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تھا یا نہیں تو ایسے گوشت کو ہم کیا کریں؟ حضور ؐ نے فرمایا اس پر بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ لو پھر اس گوشت کو کھا لو۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 538 صفحہ 518)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پنیر لایا گیا۔ آپ ؐ نے فرمایا یہ کہاں کا تیار شدہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ فارس کا یعنی مجوسیوں کا بنایا ہوا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ اس میں حرام چیز ملائی جاتی ہے۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ کرید کی ضرورت نہیں بِسْمِ اللّٰہِ پڑھو اور کاٹ کر کھاؤ۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 539 صفحہ 519)

امام ابو داؤدؒ نے حضرت ابن عمر ؓ سے روایت کی ہے کہ غزوہ تبوک کے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عیسائیوں کا بنایا ہوا پنیر پیش کیا گیا۔ اس کے متعلق یہ بھی خیال تھا کہ یہ مجوسیوں کا بنایا ہوا تھا۔ آپ ؐ نے کسی چھان بین کے بغیر چھری منگوائی اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر اُسے کاٹا اور استعمال فرمایا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ فتح مکّہ کے موقع پر پنیر پیش کیا گیا تو آپ ؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہ ؓ نے عرض کیا۔ اہل عجم اس کو تیار کرتے ہیں۔ آپ ؐ نے فرمایا۔ چھری سے کاٹ کر اسے استعمال کر سکتے ہو (یعنی کسی چھان بین کی ضرورت نہیں)

ایک اور روایت میں ہے کہ لوگوں نے یہ بھی بتایا کہ سنتے ہیں کہ اس کے بنانے میں مردار کی چربی استعمال ہوتی ہے آپ ؐ نے فرمایا زیادہ چھان بین کی ضرورت نہیں چھری سے کاٹو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھالو۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 540 صفحہ 520)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے یعنی بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے۔ اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ پڑھ لے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 541 صفحہ 521)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

بمعنیٰ اللہ کا شکر ہے۔

حضرت ابن مسعود بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی شرم دل میں ہو جیسا کہ اس سے شرم کرنے کا حق ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں شرم بخشی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ یوں نہیں بلکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی شرم رکھتا ہے وہ اپنے سر میں سمائے ہوئے خیالات کی حفاظت کرے۔ پیٹ اور اس میں جو خوراک وہ بھرتا ہے اس کی حفاظت کرے موت اور ابتلاء کو یاد رکھنا چاہیئے، جو شخص آخرت پر نظر رکھتا ہے۔ وہ دنیاوی زندگی کہ زینت کے خیال کو چھوڑ دیتا ہے پس جس نے یہ طرز زندگی اختیار کیا اس نے واقعی اللہ تعالیٰ کی شرم رکھی۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 819 صفحہ 769)

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ

بمعنیٰ خدا نے چاہا تو۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرنے کے بعد یہ فرماتے تھے ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ۔ پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہوا یعنی اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اس کا ثواب ضرور ملے گا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 276 صفحہ 316)

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

بمعنیٰ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ مجھ میں برائیوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکیوں کو کرنے کی قوت۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! مجھے ضرور بتایئے۔ آپ نے فرمایا۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرو یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہ مجھ میں برائیوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکیوں کو کرنے کی قوت۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 81 صفحہ 132)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

توحید باری تعالیٰ اسلام کی بنیاد ہے اور یہ اسلام کی کنجی اور پہلا رکن ہے۔ اس بارے میں ایک لمبی روایت میں یوں بیان ہوا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آگ اس شخص پر حرام کر دی ہے جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کیا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہتا ہو۔ حضرت محمود بن ربیع کہتے تھے کہ میں نے یہ بات کچھ اَور لوگوں سے بیان کی جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی حضرت ابوایوب انصاریؓ بھی تھے۔ وہ اس جنگ میں تھے جس میں وہ ملک روم میں فوت ہوئے اور یزید بن معاویہ ان کے سردار تھے۔ تو حضرت ابوایوب نے میری بات کا انکار کیا اور کہا کہ بخدا میں نہیں سمجھتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایسا کہا ہو جو تم نے بیان کیا ہے۔ یعنی کہ آگ اس پر حرام ہوئی جو صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ یہ بات مجھ پر بہت گراں گزری۔ میں اس بات سے بڑا پریشان تھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے اوپر ایک منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا اور اس جنگ سے واپس لوٹا تو یہ بات میں حضرت عِتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھوں گا بشرطیکہ میں نے ان کی قوم کی مسجد میں ان کو زندہ پایا۔ چنانچہ میں لوٹا اور حج یا عمرہ کا احرام باندھا۔ پھر میں چل پڑا یہاں تک کہ مدینہ آیا اور بنوسالم کے محلے میں گیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت عِتبانؓ بوڑھے ہو گئے ہیں اور آپ کی بینائی جاتی رہی ہے۔ آپ اپنی قوم کو نماز پڑھا رہے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہو کر انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے انہیں سلام کیا اور انہیں بتایا کہ میں کون ہوں۔ پھر میں نے ان سے وہ بات پوچھی تو انہوں نے اس کو اسی طرح بیان کیا جس طرح کہ پہلی دفعہ مجھ سے بیان کیا تھا۔

(صحیح بخاری، کتاب التہجد باب صَلَاۃِ النَّوَافِلِ جَمَاعَۃً روایت نمبر 1186)

(لغات الحدیث جلد اول صفحہ 580)

کہ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھا اس پہ آگ حرام ہو گئی لیکن حضرت ابو ایوب اس کو نہیں مانتے تھے۔ اس پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے بھی اپنی رائے لکھی ہے کہ حدیث میں یہی آتا ہے کہ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ۔

(بحوالہ خطبہ جمعہ 20 نومبر 2020ء)

جَزَاکُمُ اللّٰہُ

بمعنیٰ اللہ آپ کو اس کی جزاء دے اور شکریہ کہنے کے وقت اِسے استعمال کرتے ہیں۔ ”جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا“ کے بارے میں جو روایات ملتی ہیں ان میں سے چند ایک ذیل میں درج ہیں:

”مَنْ صُنِعَ اِلَیْہِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِہٖ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَآءِ“

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے اللہ تعالیٰ تجھے اس کی جزائے خیر دے اور اس کا بہتر بدلہ دے تو اس نے ثنا کا حق ادا کر دیا یعنی ایک حد تک شکریہ کا فرض پورا کر دیا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 756 صفحہ 714)

بعض لوگ جَزَاکَ اللّٰہُ کے ساتھ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ، اَطْیَبَ الْجَزَآءِ، اَجْزَءَ الْجَزَآءِ، اَخْیَرَ الْجَزَآءِ کے الفاظ استعمال کرنا مستحب سمجھتے ہیں جیسے کہ ایک دفعہ آنحضور ﷺ صحابہ کرام میں کھجوریں تقسیم کر رہے تھے۔ اس وقت حضرت اسید بن حضیرؓ نے آپ کا شکریہ ”جَزَاکَ اللّٰہُ اَطْیَبَ الْجَزَآءِ“ کے الفاظ میں ادا کیا جس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا:

فَجَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرًا اَجْزَءَ الْجَزَآءِ وَاَطْیَبُ الْجَزَآءِ

(المستدرک)

اگر کسی عورت کو یہ دُعا دینی ہو تو اسے ”کاف“ پر زیر کے ساتھ جزاکِ اللہ کہیں گے۔ اس مسنون طریق کو رواج دینا چاہیے۔ معمولی سے معمولی احسان پر چھوٹا بڑا جَزَاکَ اللّٰہُ یا جَزَاکُمُ اللّٰہُ کے الفاظ استعمال کرتا ہے جو بہت خوش آئند بات ہے۔ ذیل میں مزید روایات درج کی جاتیں ہیں جن سے اس کلمے کی اہمیت مزید واضح ہو جاتی ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے عاریتاً ہار لیا جو گم ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اس کی تلاش کے لیے بھیجا جسے وہ مل گیا۔ پھر نماز کا وقت ہو گیا اور لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا، انہوں نے (بغیر وضو) نماز پڑھ لی۔ آپ ﷺ سے شکایت کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری۔ (اس موقع پر) سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: ”جَزَاکِ اللّٰہُ خَیْرًا“ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ دے۔ واللہ! جب بھی آپ کے ساتھ کوئی ایسا معاملہ ہوا جو آپ کے لیے تکلیف کا باعث ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے خیر پیدا فرما دی۔

(صحیح البخاری، کتاب التیمم باب إذا لم یجد مآء ولا ترابا، رقم الحدیث 336 اور صحیح مسلم، کتاب الحیض باب التیمم رقم الحدیث 367 / 109)

اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ ان کلمات کے ساتھ دعا دینا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاں عہدِ نبوت میں بھی معروف تھا۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک طویل حدیث بیان کرتی ہیں جس میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک اعرابی سے کھجوروں کے بدلے میں اونٹ خریدے۔ گھر میں کھجوریں دستیاب نہ ہوئیں، اعرابی کو بتایا تو وہ دھوکے کا واویلا کرنے لگا۔

اس پر آپ ﷺ نے سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے کھجوروں کا پوچھ کر اعرابی کو ان کے پاس بھیجا۔ بعد میں جب اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو کہنے لگا:

”جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا فَقَدْ اَوْفَیْتَ وَاَطْیَبْتَ“

اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا دے، آپ نے پورا پورا اور خوب عمدہ ادا کر دیا۔

(مسند احمد 6/ 268۔ 269، وفی نسخۃ 43/ 337۔ 339 رقم الحدیث 26312، وسندہ حسن، محمد بن إسحاق صرح بالسماع عندہ)

تعامل صحابہ اور تقریری حدیث سے مذکورہ مسئلہ صراحتاً ثابت ہو جاتا ہے۔

آمین

ایک قدیم سامی الاصل لفظ ہے جو عبرانی سے عربی زبان میں آیا ہے۔

آمین کے معنی علمائے تفسیر نے یوں بیان کیے ہیں:

1۔ اے خدا ہماری دعا قبول فرما

2۔ ایسا ہی ہو

3۔ درست

یہ کلمہ ابراہیمی ادیان یہودیت، مسیحیت اور اسلام میں مخصوص عبادتوں اور ہر دعا کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ انگریزی میں اس کا تلفظ آمِن

(Amen) ہے۔ نیز یہ کلمہ مذاہب ثلاثہ کے تمام قدیم و جدید مخطوطات میں پایا جاتا ہے۔

[1] یہودی شریعت کا پیروکار ایک یہودی اس کلمے کو مختلف عبادات اور تناظر میں ادا کرتا ہے۔

[2] عیسائیت میں عبادت اور مناجات کے بعد ادا کیا جاتا ہے۔

[3] اور دعائے ربانی کے بعد کہا جاتا ہے۔

[4] اہل سنت مسلمان، یہودی اور عیسائی چاہے کسی بھی زبان کے ہوں آج تک اپنی عبادات اور نمازوں میں اور قراءت سورہ فاتحہ کے بعد پڑھتے ہیں لیکن اہل تشیع نماز میں بعد فاتحہ نہیں پڑھتے بلکہ اسے نقص نماز سمجھتے ہیں۔

[5]

[6]

• 05-09-Amen». Catholic Encyclopedia. 2007 میں اصل سے آرکائیو شدہ. اخذ شدہ بتاریخ 20 اگست 2007.

• Orach Chaim 56(amen in kaddish); O.C.124(amen in response to blessings recited by the prayer reader); O.C.215(amen in response to blessings made by any .(individual outside of the liturgy

• Harper, Douglas. amen قاموس علم اشتقاق الألفاظ. اطلع علیہ بتاریخ 20 أغسطس 2007.

•• .Wycliffe. "Matthew 6:9–15". Wycliffe Bible

• ''قول: آمین فی الصلاۃ'' ہل قول آمین مبطل للصلاۃ؟ مرکز الأبحاث العقائدیۃ 03 اگست 2017 میں اصل سے آرکائیو شدہ. اخذ شدہ بتاریخ 26 اکتوبر 2018

شاہکار اسلامی انسائیکلوپیڈیا، جلد اوّل

فِيۡ اَمَانِ اللّٰهِ

بمعنیٰ اللہ کی حفاظت میں۔ الوداع ہوتے یا کسی کو الوداع کرتے وقت یہ دعائیہ فقرہ استعمال ہوتا ہے۔

ہمیں اس بارے میں کوئی واضح حدیث یا آیت نہیں مل سکی مگر ذیل میں بیان دو روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ رخصت کے وقت سلام کیا جائے اور اس کے لئے یہ کلمات بھی ادا کیے جاسکتے ہیں جن کا لغوی مفہوم ہے 'اللہ کی حفاظت یا امان میں۔'

اسلام کی تعلیم ہے کہ جب مسلمان آپس میں ملیں تو سلام کریں، اسی طرح جدا ہوتے وقت بھی سلام کے ذریعہ جدا ہوں یہ سب سے اچھا اور مبارک عمل ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا انْتَهٰى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّقُوْمَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُوْلٰى بِأَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ

(ابو داؤدحدیث 5208)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں پہنچے تو چاہیئے کہ سلام کہے اور جب وہاں سے اٹھنا چاہے تو بھی سلام کہے، پہلی دفعہ سلام کہنا دوسری دفعہ کے مقابلے میں کوئی زیادہ اہم نہیں ہے۔ اگر کسی کو سفر پہ رخصت کر رہے ہیں تو ان کو اس طرح سے دعا دینا مسنون ہے جیسا کہ:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی شخص کو سفر کی لئے رخصت کرتے تو فرماتے: آؤ میں تمہیں ویسے ہی رخصت کروں جس طرح رسول اللہ ﷺ ہم کو رخصت کرتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے:

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

(الترمذی، حدیث 3443)

ترجمہ: میں تمہارے دین اور تمہاری امانت اور تمہارے آخری عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سنت پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

يَرۡحَمُكَ اللّٰهُ

بمعنیٰ اللہ تم پر رحم فرمائے۔ یہ الفاظ چھینک کی آواز سننے پر چھینک آنیوالے شخص کو کہے جاتے ہیں۔

حضرت معاویہ بن حکم السُّلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں رسول کریم ﷺ کے پاس آیا تو مَیں نے حضور ﷺ سے اسلام کے بارے میں باتیں سیکھیں۔ ان میں سے ایک بات جو مجھے بتائی گئی وہ یہ تھی کہ جب تجھے چھینک آئے تو تُو اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہہ۔ اور جب چھینک مارنے والا اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہے تو، تُو یَرۡحَمُكَ اللّٰهُ کہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نماز میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ کھڑا تھا کہ اسی اثناء میں ایک شخص نے چھینک ماری اور اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہا تو میں نے جواباً بلند آواز سے یَرۡحَمُكَ اللّٰهُ کہہ دیا۔ اس پر لوگ مجھے گھورنے لگے جو کہ مجھے بہت برا محسوس ہوا۔ مَیں نے کہا تم مجھے کیوں تیز نظروں سے گھورتے ہو۔ اس پر لوگوں نے سُبۡحَانَ اللّٰہِ کہا۔ جب رسول کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ بولنے والا کون تھا۔ اشارہ کر کے بتایا گیا کہ یہ بدوی باتیں کر رہا تھا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ نماز، قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے ہوتی ہے۔ پس جب تو نماز پڑھ رہا ہو تو تُو یہی کام کیا کر۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے زیادہ نرمی سے بات کرنے والا مُعلّم اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا۔

(ابو داؤد، کتاب الصلوٰۃ باب تشمیت العاطس فی الصلوٰۃ)

اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ

بمعنیٰ تم پر سلامتی ہو۔

حضرت عبد اللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔ اے لوگو! سلام کو رواج دو، ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ اگر تم ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 493 صفحہ 482)

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور پوچھا کون سا اسلام افضل اور بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر ملنے والے کو خواہ جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کرنا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 494 صفحہ 482)

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ کہا آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ کہا۔ حضورؐ نے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا اس کو بیس گناہ ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے اَلسَّلَامُ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہا۔ آپؐ نے انہی الفاظ میں اس کو جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا اس شخص کو تیس گنا ثواب ملا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 495 صفحہ 483)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے میرے بیٹے! جب تم گھر جاؤ تو سلام کہو اس طرح تجھے بھی برکت ملے گی اور تیری خاندان کو بھی۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 496صفحہ 483)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے زیادہ آدمیوں کو سلام کریں (یعنی سلام میں پہل کریں۔)

(بخاری، کتاب الاستئذان باب سلام الراکب علی الماشی بحوالہ حدیقۃ الصالحین حدیث 497صفحہ 484)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کہے پھر جب کوئی درخت یا دیوار یا پتھر درمیان میں حائل ہو جائے یعنی وہ ایک دوسرے سے اوجھل ہو جائیں اور دوبارہ آپس میں ملیں تو پھر ایک دوسرے کو سلام کہیں۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 498 صفحہ 484)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب اہلِ یمن آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا۔ تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مصافحہ کو رواج دیا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 499صفحہ 485)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عیادت کا ایک عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آدمی مریض کے پاس جائے اس کی پیشانی یا نبض کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کا حال احوال پوچھے اور آپس میں ملنے کا عمدہ طریق یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملتے وقت مصافحہ کرو۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 500 صفحہ 485)

حضرت ایّوب بن بشیر قبیلہ عنزہ کے ایک شخص کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ اس شخص نے حضرت ابو ذر غفاریؓ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ملاقات آپ لوگوں سے مصافحہ کیا کرتے تھے۔ اس پر حضرت ابو ذرؓ نے بتایا کہ میں جب کبھی بھی حضورؐ سے ملا مصافحہ کیا ہے۔ بلکہ ایک مرتبہ حضورؐ نے مجھے بلا بھیجا۔ میں اس وقت گھر پر نہیں تھا۔ جب میں گھر آیا اور مجھے بتایا گیا تو میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ اس وقت بستر پر تھے۔ حضورؐ نے مجھے اپنے گلے کے ساتھ لگا لیا اور معانقہ کیا۔

اس خوش نصیبی کے کیا کہنے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 501 صفحہ 486)

حضرت شعبیؒ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچازاد بھائی جعفر بن ابی طالبؓ سے ملے تو حضور نے بوقتِ ملاقات ان سے معانقہ کیا اور ان کی پیشانی کا بوسہ لیا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 502 صفحہ 486)

حضرت اُمیمہ بنت رقیہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا۔ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا یا عورتوں کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر بیعت نہیں لیتا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 503صفحہ 487)

حضرت اسماء بنت یزیدؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں سے گزرے۔ وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی آپؐ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کو سلام کیا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 504 صفحہ 487)

حضرت محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو امامہ باہلیؓ کا ہاتھ مسجد میں پکڑے ہوئے تھا اور وہ گھر کی طرف واپس آرہے تھے کہ راستہ میں چھوٹا بڑا مسلمان عیسائی جو کوئی بھی ملتا آپ اسے سلام کہتے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کے دروازے پر پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے کہا اے بھتیجے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح سے سلام پھیلانے کا حکم دیا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 505صفحہ 488)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، مشرکین، بت پرست، یہود سب ملے جلے بیٹھے تھے۔ آپؐ نے ان کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 506 صفحہ 488)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کو یہود و نصاریٰ سلام کریں تو اس کے جواب میں وَعَلَیْکُمْ کہو۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 507 صفحہ 489)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جب تک ایمان نہیں لاؤ گے جنت میں داخل نہیں ہوگے، اور تمہارا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ تم آپس میں محبت قائم نہ کرو۔ نیز آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسا طریقہ نہ بتاؤں جس سے آپس میں محبت پیدا ہو؟ (اور وہ ذریعہ یہ ہے کہ) تم آپس میں سلام کرنے میں پہل کرو۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان باب بیانِ اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا کہ کونسا اِسلام بہتر ہے؟ تو آپ نے فرمایا:

تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

یعنی تم کھانا کھلاؤ اور سلام کہو ہر اُس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے۔

(بخاری، کتاب الایمان باب اطعام الطعام من الاسلام حدیث نمبر 12)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور پوچھا کون سا اسلام افضل اور بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر ملنے والے کو خواہ جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کرنا۔

(بحوالہ حدیقۃ الصالحین حدیث 494 صفحہ 482)

حضرت سہیلؓ بن سعد سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اپنی غربت کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو اگر کوئی گھر میں ہو تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا کرو۔ اور اگر کوئی نہ ہو تو پھر بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ دیا کرو۔ اپنے اوپر ہی سلامتی بھیجا کرو۔ والسلام تمہیں مل جائے گا اور ایک دفعہ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پڑھا کرو۔ تو اس آدمی نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اتنا رزق عطا کیا کہ اس کے ہمسائے بھی اس سے فیضیاب ہونے لگے۔

(روح البیان لاسماعیل حقی بن مصطفیٰ زیر آیت سورۃ الاخلاص جلد 10 صفحہ 558۔ دار الکتب العلمیہ بیروت۔ 2003ء)

ﷺ یا درود شریف پڑھنے کا حکم

حضرت کعبؓ بن عجرةؓ بیان فرماتے ہیں:

ہم لوگوں نے (ایک دفعہ) حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ لوگوں یعنی آپ کے گھر کے ساتھ تعلق رکھنے والے تمام لوگوں پر درود کس طرح بھیجا کریں۔ سلام بھیجنے کا طریق تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتادیا ہے (مگر درود بھیجنے کا طریق ہم نہیں جانتے)۔ آپؐ نے فرمایا یوں کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء حدیث نمبر 3370)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ جو شخص آنحضرت ﷺ پر عمدگی سے ایک دفعہ درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر بار درود بھیجیں گے۔

(مسند احمد بن حنبل حدیث نمبر 6754)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے احباب سے کہا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو تو بہت اچھی طرح سے بھیجا کرو۔ تمہیں کیا معلوم کہ ہوسکتا ہے وہ آنحضرت ﷺ کے حضور پیش کیا جاتا ہو۔ راوی کہتا ہے کہ سامعین نے ان سے کہا آپ ہمیں اس کا طریقہ بتائیں۔ انہوں نے کہا یوں کہا کرو۔ اے اللہ! اپنی جناب سے درود بھیج، رحمت اور برکات نازل فرما، سید المرسلین اور متقیوں کے امام اور خاتم النبیین، محمد اپنے بندے اور اپنے رسول پر جو ہر نیکی کے میدان کے پیشوا اور ہر نیکی کی طرف لے جانے والے ہیں اور رسول رحمت ہیں۔ اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ کو ایسے مقام پر فائز فرما جس پر پہلے اور پچھلے سب رشک کریں۔ (پھر اس کے بعد مسنون درود پڑھا)

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ)

اَسْتَغْفِرُاللّٰہ

کتب احادیث میں بھی استغفار کی بہت زیادہ فضیلت اور تاکید بیان ہوئی ہے۔ بلکہ اس توبہ و استغفار کو اللہ تعالیٰ کے بارہ میں حسنِ ظن کے ساتھ باندھ دیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی آدمی جنگل بیابان میں (کھانے پینے سے لدا) گمشدہ اونٹ کے مل جانے پر خوش ہوتا ہے۔

(بخاری، کتاب الدعوات)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

بمعنی اللہ سب سے بڑا ہے۔ ارشاد نبویؐ کے مطابق جب آپ پہاڑی یا اونچائی (Stairs) چڑھ رہے ہوں، تو پڑھا جاتا ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہ

بمعنی اللہ پاک ہے۔ جب پہاڑی یا اونچائی (Stairs) سے اُتر رہے ہوں تو پڑھا جاتا ہے۔

(نیشنل سلیبس صفحہ 113۔114)

آنحضور ﷺ کی یہ سنت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ کسی ٹیلہ یا بلندی پر چڑھتے تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) اور اُترتے تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہِ) پڑھا کرتے تھے۔ جیسے صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج وعمرہ سے واپس ہوتے تو جب بھی کسی بلند جگہ کا چڑھاؤ ہوتا تو تین مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہتے اور یہ دعا پڑھتے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

(صحیح بخاری، باب ما یقول اذا رجع من الحج اوالعمرۃ او الغزو)

یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اُسی کا ہے اور حمد اُسی کے لئے ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے:

کُنَّا اِذَا صَعِدْنَا کَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا

(صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر باب التکبیر اذا علا شرفا حدیث نمبر 3299)

کہ ہم جب چڑھائی چڑھتے تو تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہتے اور جب بلندی سے نیچے آتے تو تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہِ) کہتے۔

بَارَكَ اللّٰہ

بمعنی اللہ مبارک کرے۔ یہ تب کہا جاتا ہے جب پسندیدہ بات ظہور پذیر ہو یا کوئی شخص انعام سے نوازا جائے۔ کتاب المعانی میں اسکا مفہوم

بَارَكَ اللّٰهُ الشَّيْءَ وَفِيْهِ وَعَلَيْهِ خیرو برکت والا کرنا، برکت دینا بیان کئے گئے ہیں۔

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوفؓ پر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟انہوں نے جواب دیا کہ گٹھلی بھر سونا مہر میں رکھ کر میں نے ایک عورت سے شادی کی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ''

یعنی اللہ تعالیٰ مبارک کرے،ولیمہ بھی کرو چاہے ایک بکری ذبح کرلو۔

(بحوالہ حدیقۃ الصالحین حدیث 364 صفحہ 399)

یَا اَللّٰہُ

بمعنی اے اللہ! اللہ خدا تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ اسے ایسے وقت میں بولا جاتا ہے جب کسی کو کوئی درد اور تکلیف پہنچے نیز دعا کے وقت بھی یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کو پکارنے کے لئے کہا جاسکتا ہے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

بمعنی ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔کسی کی وفات یا کسی چیز کے گم جانے پر پڑھا جاتا ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے بچہ کو وفات دیتا ہے تو اپنے ملائکہ سے کہتا ہے کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی رُوح قبض کی،اس پر فرشتے جواب دیتے ہیں ہاں ہمارے اللہ! پھر فرماتا ہے تم نے اس کے دل کی کلی توڑ لی۔فرشتے جواب دیتے ہیں ہاں، ہمارے اللہ! پھر وہ پوچھتا ہے۔اس پر میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے کہتے ہیں اس نے تیری حمد کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے تم میرے اس صابر و شاکر بندے کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کرو اور اس کا نام بَيْتُ الْحَمْد رکھو۔

(بحوالہ حدیقۃ الصالحین حدیث 589 صفحہ)

اَيَّدَهٗ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ ظ نے یوم قریظہ کے دن حسان بن ثابت سے فرمایا۔مشرکین کی ہجو کرو جبرئیل تمہارے ساتھ ہے۔

حضرت حسانؓ جب کفار کے جواب میں ہجو یہ اشعار پڑھتے تو حضورؐ ساتھ ساتھ فرماتے جاتے۔میری طرف سے جواب دیتے جاؤ اللہ روح القدس کے ذریعہ تمہاری مدد فرمائے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 334 صفحہ 375)

استقبال اور الوداع

حضرت سائبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک سے واپس آئے تو مدینہ کے لوگ ثنیات الوداع تک آپؐ کے استقبال کے لئے پہنچے۔سائب کہتے ہیں کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا تھا۔اس وقت میں چھوٹی عمر کا لڑکا تھا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 488 صفحہ 479)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے تو اہل بیعت کے بچے بھی آپؐ کے استقبال کے لئے جاتے ایک دفعہ آپؐ سفر سے آئے تو سب سے پہلے مجھے آپؐ تک پہنچایا گیا۔آپؐ نے مجھے گود میں اٹھالیا۔پھر حضرت فاطمہؓ کے دو بیٹوں امام حسنؓ اور امام حسینؓ میں سے کسی ایک کو لایا گیا۔تو آپؐ نے اسے اپنے پیچھے بٹھالیا۔اس طرح مدینہ منورہ میں اس شان سے داخل ہوئے کہ ایک اونٹ پر ہم تین سوار تھے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 489 صفحہ 480)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک فوجی مہم میں بھیجے جانے والے صحابہ کو الوداع کہنے کے لئے ان کے ساتھ بقیع الغرقد تک گئے۔ان کو رخصت کیا اور ان کے لئے یوں دعا کی۔اللہ کے نام پر یعنی اس کی رضا اور اس کے دین کی خدمت کے لیے جانا نصیب ہو۔اے میرے اللہ! تو ان کی مدد کر۔یہ مہم کعب بن اشرف کی شرارتوں کے قلع قمع کرنے کے لیے آپ نے بھیجی تھی۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 490 صفحہ 480)

گھر کے اندر جانے اور اس کے لئے اجازت لینے کے آداب

حضرت ربعی بن حراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنی عامر کے ایک آدمی نے ہمیں بتایا کہ ایک دفعہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی جب کہ آپؐ گھر میں تشریف فرما تھے کہ اندر آجاؤں؟ آپ نے اپنے خادم کو کہا۔جاؤ اور اس سے کہو کہ اندر آنے کی اجازت اس طرح مانگتے ہیں۔پہلے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہیں، پھر پوچھیں کیا میں اندر آسکتا ہوں؟ جب اس آدمی نے یہ بات سنی تو ایسا ہی کیا۔سلام کہا۔پھر عرض کیا۔اندر آسکتا ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا۔اجازت ہے آجاؤ۔چنانچہ وہ اندر حاضر ہوگیا۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 508 صفحہ 490)

حضرت عطاء بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں گھر میں داخل ہوتے وقت اپنی ماں سے بھی اندر آنے کی اجازت لوں۔حضورؐ نے فرمایا۔ہاں اجازت لے کر گھر میں داخل ہونا چاہیے۔اس شخص نے کہا میں تو ماں کے ساتھ ہی اس گھر میں رہتا ہوں۔حضورؐ نے فرمایا اجازت لے کر اندر داخل ہوا کرو۔اس شخص نے کہا میں تو اس کا خادم ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا گھر میں اطلاع دے کر داخل ہوا کرو۔کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اپنی ماں کو ننگی حالت میں دیکھو یعنی وہ بے خیالی میں اس حالت میں بیٹھی ہو کہ اس کے جسم کے کسی حصہ پر کپڑا نہ ہو۔اس شخص نے عرض کیا میں تو اسے پسند نہیں کرتا۔اس پر حضورؐ نے فرمایا پھر اجازت لے کر اندر جایا کرو۔

یعنی بغیر اجازت خواہ اپنی ماں کا ہی گھر ہو اندر نہیں جانا چاہیے کیونکہ اکیلے ہونے کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ وہ کپڑے وغیرہ بدل رہی ہو یا گرمی کی وجہ سے کپڑے اتار کر لیٹی ہوں۔کئی احتمالات ہیں۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 509 صفحہ 491)

قبرستان جانا اور وفات یافتہ عزیزوں کے لئے دعا کرنا

حضرت بُرَیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو سکھایا کہ ان میں سے جب کوئی قبرستان جائے تو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہے یعنی اے ان گھروں میں رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو۔ہم بھی ان شاء اللہ تعالیٰ تم سے جلد ملنے والے ہیں۔میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت اور سلامتی چاہتا ہوں۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 618 صفحہ 578)

آدابِ ملاقات

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا سردار یا معزز آدمی آئے تو (اس کی حیثیت کے مطابق) اس کی عزّت و تکریم کرو۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 491 صفحہ 481)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وقفہ دے کر اور کبھی کبھی ملنے سے محبت زیادہ ہوتی ہے۔(روز روز ملنے چلے آنے سے چاہت کم ہو جاتی ہے۔)

(حدیقۃ الصالحین حدیث 492 صفحہ 481)

شکر کا انداز

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طرف دیکھو جو تم سے کم درجہ کا ہے کم وسائل والا ہے۔لیکن اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر اور اچھی حالت میں ہے۔یہ بھی شکر کا ایک انداز ہے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث 775 صفحہ 714)

شیخ آدم سعید۔ کینیڈا

اسلامی اصطلاحات از تفسیر قرآن حضرت مسیح موعودؑ

اسلامی اصطلاحات کے حوالے سے ملفوظات میں بیان ارشادات مؤرخہ 19 اکتوبر کے شمارہ میں بیان ہوئے ہیں۔اس آرٹیکل میں آٹھ جلدوں پر مشتمل حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات بیان ہو رہے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ

ہر ایک ذیشان کام کے ابتداء میں تبرک اور استمداد چاہنا نہایت اعلیٰ درجہ کی صداقت ہے جس سے انسان کو حقیقت توحید حاصل ہوتی ہے اور اپنے جہل اور بے خبری اور نادانی اور گمراہی اور عاجزی اور خواری پر یقین کامل ہو کر مبدءِ فیض کی عظمت اور جلال پر نظر جا ٹھہرتی ہے اور اپنے تیئں بکلّی مفلس اور مسکین اور ہیچ اور ناچیز سمجھ کر خداوند قادر مطلق سے اسکی رحمانیت اور رحیمیت کی برکتیں طلب کرتا ہے۔ اور اگرچہ خدائے تعالیٰ کی یہ صفتیں خود بخود اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں مگر اس حکیم مطلق نے قدیم سے انسان کے لئے یہ قانون قدرت مقرر کر دیا ہے کہ اسکی دعا اور استمداد کو کامیابی میں بہت سا دخل ہے جو لوگ اپنی مہمات میں دلی صدق سے دعا مانگتے ہیں اور انکی دعا پورے پورے اخلاص تک پہنچ جاتی ہے تو ضرور فیضان الٰہی ان کی مشکل کشائی کی طرف توجہ کرتا ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول، صفحہ 38-39)

اس جگہ ان خشک فلسفیوں کے اس مقولہ کو بھی کچھ چیز نہیں سمجھنا چاہیے کہ جو کہتے ہیں کہ کسی کام کے شروع کرنے میں استمداد الٰہی کی کیا حاجت ہے۔ خدا نے ہماری فطرت میں پہلے سے طاقتیں ڈال رکھی ہیں۔ پس ان طاقتوں کے ہوتے ہوئے پھر دوبارہ خدا سے طاقت مانگنا تحصیل حاصل ہے۔ کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ بے شک یہ بات سچ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بعض افعال کے بجالانے کے لیے کچھ کچھ ہم کو طاقتیں بھی دی ہیں مگر پھر بھی اس قیوم عالم کی حکومت ہمارے سر پر سے دور نہیں ہوئی اور وہ ہم سے الگ نہیں ہوا اور اپنے سہارے سے ہم کو جدا نہیں کرنا چاہا اور اپنے فیوض غیر متناہی سے ہم کو محروم کرنا روا نہیں رکھا۔ جو کچھ ہم کو اس نے دیا ہے وہ ایک امر محدود ہے اور جو کچھ اس سے مانگا جاتا ہے اسکی نہایت نہیں۔ علاوہ اسکے جو کام ہماری طاقت سے باہر ہیں ان کے حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی ہم کو طاقت نہیں دی گئی۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 41)

جنکی نسبت قرآن مجید میں یہ آیت موجود ہے کہ: یُحَرِّفُوۡنَ الۡکَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِہٖ (المآئدہ:14) انکی تحریف ہمیشہ لفظی نہیں تھی بلکہ معنوی بھی تھی۔سو ایسی تحریفوں سے ہر یک مسلمان کو ڈرنا چاہیے۔ اگر کسی حدیث صحیح میں ایسی تحریف کی اجازت ہے تو بِسۡمِ اللّٰہِ وہ دکھلایئے!

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 102)

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ

تمام محامد اللہ ہی کے لیے ہیں اس میں یہ تعلیم ہے کہ تمام منافع اور تمدنی زندگی کی ساری بہبودگیاں اللہ ہی کی طرف سے آتی ہیں کیونکہ ہر قسم کی ستائش کا سزاوار جب کہ وہی ہے تو معطی حقیقی بھی وہی ہو سکتا ہے۔ ورنہ لازم آئیگا کہ کسی قسم کی تعریف و ستائش کا مستحق وہ نہیں بھی ہے جو کفر کی بات ہے پس اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ میں کیسی توحید کی جامع تعلیم پائی جاتی ہے جو انسان کی تمام چیزوں کی عبودیت اور بالذات نفع رساں نہ ہونے کی طرف لے جاتی ہے اور واضح اور بیّن طور پر یہ ذہن نشین کرتی ہے کہ ہر نفع اور سُود حقیقی اور ذاتی طور پر خدا تعالیٰ کی ہی طرف سے آتا ہے کیونکہ تمام محامد اسی کے لئے سزاوار ہیں۔ پس ہر نفع اور سُود میں خدا تعالیٰ ہی کو مقدم کرو۔ اسکے سوا کوئی کام آنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے اگر خلاف ہو تو اولاد بھی دشمن ہو سکتی ہے اور ہو جاتی ہے۔

(الحکم جلد 32 جلد 5 مؤرخہ 31 اگست 1901ء صفحہ 1 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 96)

اصل یہ ہے کہ سب بھلائیاں اسی کی طرف سے ہیں اور وہی ہے کہ جو تمام بدیوں کو دور کرتا ہے پھر فرماتا ہے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور تمام پرورشیں تمام جہان پر اسی کی ہیں۔

(البدر نمبر 24 جلد 2 مؤرخہ 3 جولائی 1903ء صفحہ 186 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 112)

ترجمہ از عربی: اور اسکی جماعت نے میرے دل کو خوش کیا سو میں نے اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہا۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ 154)

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ

ترجمہ از عربی: اور تم ہر شخص کو اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہو خواہ تم اسے پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو۔ اور (لوگوں کی) غم خواری کے لئے ہر دم تیار کھڑے رہو۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 223)

بیماری کی شدت سے موت اور موت سے خدا یاد آتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ خُلِقَ الۡاِنۡسَانُ ضَعِیۡفًا انسان چند روز کے لئے زندہ ہے ذرہ ذرہ کا وہی مالک ہے جو حی و قیوم ہے جب وقت موعود آجاتا ہے تو ہر ایک چیز اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہتی اور سارے قویٰ رخصت کر کے الگ ہو جاتے ہیں اور جہاں سے یہ آیا ہے وہیں چلا جاتا ہے۔

(الحکم جلد 7 نمبر 15 مؤرخہ 24 اپریل 1903ء صفحہ 11 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 307)

اور جب تم دوسروں کے گھروں میں جاؤ تو داخل ہوتے ہیں اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہو اور اگر ان گھروں میں کوئی نہ ہو تو جب تک کوئی مالک خانہ تمہیں اجازت نہ دے ان گھروں میں مت جاؤ اور اگر مالک خانہ یہ کہے کہ واپس چلے جاؤ تو تم واپس چلے جاؤ۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 336)

ایک رات مجھے خدا نے اطلاع دی کہ اس نے مجھے اپنے لئے اختیار کرلیا ہے۔ تب یہ عجیب اتفاق ہوا کہ اسی رات ایک بڑھیا کو خواب آئی جسکی عمر قریباً اسی برس کی تھی اور اس نے صبح مجھ کو آکر کہا کہ میں نے رات سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا ہے اور ساتھ انکے اور بزرگ تھے اور دونوں سبز پوش تھے اور رات کے پچھلے حصہ کا وقت تھا۔ دوسرا بزرگ عمر میں ان سے کچھ چھوٹا تھا۔ پہلے انہوں نے ہماری جامع مسجد میں نماز پڑھی اور پھر مسجد کے باہر کے صحن میں نکل آئے اور میں انکے پاس کھڑی تھی اتنے میں مشرق کی طرف سے ایک چمکتا ہوا ستارہ نکلا تب اس ستارہ کو دیکھ کر سید عبدالقادر بہت خوش ہوئے اور ستارہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ اور ایسا ہی انکے رفیق نے اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ کہا۔ اور وہ ستارہ میں تھا۔ اَلۡمُؤۡمِنُ یَرٰی وَیُرٰی لَہٗ۔ منہ

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ششم صفحہ 32)

یا اللہ!

یا اللہ ہم کو سیدھی راہ دکھا ان لوگوں کی راہ جن پر تیرا انعام ہوا۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 266)

نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ

وَالۡجَآنَّ خَلَقۡنٰہُ مِنۡ قَبۡلُ مِنۡ نَّارِ السَّمُوۡمِ (الحجر:28) ایک قوم جانّ بھی آدم سے پہلے موجود تھی۔ بخاری کی ایک حدیث میں ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ سے خالق ہے۔ اور یہی حق ہے کیونکہ اگر خدا کو ہمیشہ سے خالق نہ مانیں تو اسکی ذات پر (نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ) حرف آتا ہے اور ماننا پڑے گا کہ آدم سے پیشتر خدا تعالیٰ معطل تھا لیکن چونکہ قرآن شریف خدا تعالیٰ کی صفات کو قدیمی بیان کرتا ہے اسی لئے اس حدیث کا مضمون راست ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ 145)

یہود نالائق نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ! حضرت مسیح کو کافر اور کاذب اور مفتری ٹھہراتے تھے اور کہتے تھے کہ موسیٰ اور تمام راستبازوں کی طرح اُن کو رُوحانی رفع نصیب نہیں ہوا اور کسی حد تک نصاریٰ بھی انکی ہاں میں ہاں ملانے لگے تھے۔ سو خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ یہ دونوں فریق جھوٹے ہیں۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 117)

عرش الٰہی ایک وراء الوراء مخلوق ہے جو زمین سے اور آسمان سے بلکہ تمام جہات سے برابر ہے۔ یہ نہیں کہ نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ عرش الٰہی آسمان سے قریب اور زمین سے دور ہے۔ لعنتی ہے وہ شخص جو ایسا اعتقاد رکھتا ہے عرش مقام تنزیہہ ہے اور اسی لئے خدا ہر جگہ حاضر ناظر ہے جیسا کہ فرمایا

وَھُوَمَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ (الحدید:5) اور مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ (المجادلہ:8) اور فرماتا ہے کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (ق:17)

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 434)

لیکن اب چونکہ اس صحبت سے محروم ہیں اور انہوں نے ہماری باتیں سننے کا موقع کھو دیا ہے اس لئے کبھی کہتے ہیں کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ یہ دہریے ہیں۔ شراب پیتے ہیں، زانی ہیں اور کبھی یہ اتہام لگاتے ہیں کہ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ! پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں۔ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ صحبت نہیں اور یہ قہر الٰہی ہے کہ صحبت نہ ہو۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ 324)

سو دیکھنا چاہیے کہ اگر مسیح دوبارہ دنیا میں آوے گا تو کیا اس کا یہ جواب جو قرآن شریف میں درج ہے سچا ہوگا اور اگر ان ملانوں کی بات درست مان لی جاوے تو روزِ قیامت حضرت عیسیٰ کو ایسا جواب دینے سے کیا انعام ملے گا؟ نادان یہ بھی نہیں جانتے کی ایسی باتیں بنا کر وہ ایک خدا کے نبی کو نَعُوْذُ بِاللّٰہِ جھوٹ بولنے والا قرار دے رہے ہیں اور پھر جھوٹ بھی قیامت کے دن اور پھر وہ بھی خدا تعالیٰ کے دربار میں۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ!

(البدر جلد 6 نمبر 12 مؤرخہ 21 مارچ 1907ء صفحہ 4 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد چہارم صفحہ 121)

خدا تعالیٰ نے جس جگہ انسان کی اعلیٰ درجہ کہ مدح بیان کی ہے اور اسکو فرشتوں پر بھی ترجیح دی ہے اس مقام میں اس کی یہی فضیلت پیش کی ہے کہ وہ ظلوم اور جہول ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔ یعنی اُس امانت کو جو ربوبیت کا کامل ابتلاء ہے جس کو فقط عبودیت کاملہ اُٹھا سکتی ہے انسان نے اٹھالیا کیونکہ وہ ظلوم اور جہول تھا یعنی خدا تعالیٰ کے لئے اپنے نفس پر سختی کرسکتا تھا اور غیر اللہ سے اسقدر دور ہوسکتا تھا کہ اس کی صورت علمی سے بھی اسکا ذہن خالی ہوجاتا تھا۔ واضح ہو کہ ہم سخت غلطی کریں گے اگر اس جگہ ظلوم کے لفظ سے کافر اور سرکش اور مشرک اور عدل کو چھوڑنے والا مراد لیں گے کیونکہ یہ ظلوم جہول کا لفظ اس جگہ اللہ جلّ شانہ نے انسان کے لئے مقام مدح میں استعمال کیا ہے نہ مقام ذم میں اور اگر نَعُوْذُ بِاللّٰہِ یہ مقام ذم میں ہو تو اسکے یہ معنیٰ ہوں گے کہ سب سے بدتر انسان ہی تھا جس نے خدا تعالیٰ کی پاک امانت کو اپنے سر پر اٹھالیا اور اسکے حکم کو مان لیا۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ششم صفحہ 401)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے جسمانی طور سے آپ ﷺ کی اولاد کی نفی بھی کی ہے اور ساتھ ہی روحانی طور سے اثبات بھی کیا ہے کہ روحانی طور سے آپ باپ بھی ہیں اور روحانی نبوت اور فیض کا سلسلہ آپ کے بعد جاری رہے گا اور وہ آپ میں سے ہوکر جاری ہوگا نہ الگ طور سے۔ وہ نبوت چل سکے گی جس پر آپ ﷺ کی مہر ہوگی۔ ورنہ اگر نبوت کا دروازہ بالکل بند سمجھا جائے تو نَعُوْذُ بِاللّٰہِ اس سے تو انقطاع فیض لازم آتا ہے اور اس میں تو نحوست ہے اور نبی ﷺ کی ہتکِ شان ہوتی ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ششم صفحہ 386)

کیا وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر تقول علی اللہ کریں تو انکو تو گرفت کی جاوے اور اگر کوئی اور کرے تو اس کی پرواہ نہ کی جاوے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ اس طرح سے تو امان اُٹھ جاتی ہے۔ صادق اور مفتری میں مابہ الامتیاز ہی نہیں رہتا۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ 336)

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

ثمرات میں اولاد بھی داخل ہے اور محنتوں کے بعد آخر کی کامیابیاں بھی مراد ہیں انکے ضائع ہونے سے بھی سخت صدمہ ہوتا ہے۔ امتحان دینے والے اگر کبھی فیل ہوجاتے ہیں تو بارہا دیکھا گیا ہے کہ وہ خودکشیاں کرلیتے ہیں۔۔۔۔غرض اس قسم کے ابتلاء جن پر آئیں پھر اللہ تعالیٰ ان کو بشارت دیتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ یعنی ایسے موقع پر جہد کے ساتھ برداشت کرنے والوں کو خوشخبری اور بشارت ہے کہ جب ان کو کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ یاد رکھو کہ خدا کا خاص بندہ اور مقرّب تب ہی ہوتا ہے کہ ہر مصیبت پر خدا کو مقدّم رکھے۔غرض ایک وہ حصہ ہوتا ہے جس میں خدا اپنی منوانا چاہتا ہے۔ دعا کے معنیٰ تو یہی ہیں کی انسان خواہش ظاہر کرتا ہے کہ یوں ہو، پس کبھی مولیٰ کریم کی خواہش کو مقدّم ہونی چاہیے اور کبھی اللہ کریم اپنے بندہ کی خواہش کو پورا کرتا ہے۔

(الحکم جلد 4 نمبر 44 مؤرخہ 10 دسمبر 1900ء صفحہ 2۔3 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ 273)

مصیبتوں کو برا نہیں ماننا چاہیے کیونکہ مصیبتوں کو بُرا سمجھنے والا مومن نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ۔ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ یہی تکالیف جب رسولوں پر آتی ہیں تو انکو انعام کی خوشخبری دیتی ہیں اور جب یہی تکالیف بدوں پر آتی ہیں۔ ان کو تباہ کر دیتی ہیں غرض مصیبت کے وقت قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ پڑھنا چاہیے کہ تکالیف کے وقت خدا تعالیٰ کی رضا طلب کرے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ 264)

استغفار

استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کے واسطے غموں سے سبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہیں۔

(الحکم جلد 5 نمبر 3 مؤرخہ 24 جنوری 1901ء صفحہ 11)

استغفار کلید ترقیات روحانی ہے۔

(الحکم جلد 5 نمبر 4 مؤرخہ 31 جنوری 1901ء صفحہ 11)

استغفار بہت کرو۔ اس سے گناہ بھی معاف ہوجاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اولاد بھی دے دیتا ہے۔ یاد رکھو! یقین بڑی چیز ہے جو شخص یقین میں کامل ہوتا ہے خدا تعالیٰ خود اس کی دستگیری کرتا ہے۔

(الحکم جلد 5 نمبر 4 مؤرخہ 31 جنوری 1901ء صفحہ 11)

جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرتا ہے اور عذاب الٰہی سے ان کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو، میں نُصحاً للّٰہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دُعا میں لگ جانے کے لئے کہو۔ استغفار عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے۔قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ (الانفال:34) اسلئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو۔

(الحکم جلد 5 نمبر 27 مؤرخہ 24 جولائی 1901ء صفحہ 1)

استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کی دو ہی حالتیں ہیں یا تو وہ گناہ نہ کرے اور یا اللہ تعالیٰ اس گناہ کے بد انجام سے بچالے۔سو استغفار پڑھنے کے وقت دونوں معنوں کا لحاظ رکھنا چاہیے ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ سے گذشتہ گناہوں کی پردہ پوشی چاہے اور دوسرا یہ کہ خدا سے توفیق چاہے کہ آئندہ گناہوں سے بچالے۔ مگر استغفار صرف زبان سے پورا نہیں ہوتا بلکہ دل چاہیے۔ نماز میں اپنی زبان میں بھی دعا مانگو یہ ضروری ہے۔

(الحکم جلد 5 نمبر 29 مؤرخہ 10 اگست 1901ء صفحہ 3 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ 362)

جو شخص کسی عورت کے پیٹ سے پیدا ہوا اور پھر ہمیشہ کے لئے استغفار اپنی عادت نہیں پکڑتا وہ کیڑا ہے نہ انسان اور اندھا ہے نہ سوجاکھا اور ناپاک ہے نہ طیّب۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 413)

ضروری ہے کہ انسان استغفار کرتا رہے تا کہ وہ زہر اور جوش پیدا نہ ہو جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔

(الحکم جلد 9 نمبر 40 مؤرخہ 17 نومبر 1905ء صفحہ 10 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ 365)

توبہ استغفار کرتے رہو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جو استغفار کرتا ہے اسے رزق میں کشائش دیتا ہے۔

(البدر جلد 7 نمبر 5 مؤرخہ 6 فروری 1908ء صفحہ 5 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ 365)

ایک آسمانی فرشتوں کے لئے قضاء و قدر کا قانون ہے کہ وہ بدی کر ہی نہیں سکتے اور ایک زمین پر انسانوں کے لئے، خدا کے قضاء وقدر کے متعلق ہے اور وہ یہ کہ آسمان سے ان کو بدی کا اختیار دیا گیا ہے مگر جب خدا سے طاقت طلب کریں یعنی استغفار کریں تو روح القدس کی تائید سے ان کی کمزوری دور ہوسکتی ہے اور وہ گناہ کے ارتکاب سے بچ سکتے ہیں جیسا کہ خدا کے نبی اور رسول بچتے ہیں۔ اور اگر ایسے لوگ ہیں کہ گناہگار ہو چکے ہیں تو استغفار ان کو یہ فائدہ پہنچاتا ہے کہ گناہ کے نتائج سے یعنی عذاب

سے بچائے جاتے ہیں کیونکہ نور کے آنے سے ظلمت باقی نہیں رہ سکتی۔ اور جرائم پیشہ جو استغفار نہیں کرتے یعنی خدا سے طاقت نہیں مانگتے وہ اپنے جرائم کی سزا پاتے ہیں۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 34)

توبہ و استغفار کا ایسا مجرب نسخہ ہے کہ خطا نہیں جاتا۔

(الحکم جلد 3 نمبر 17 مورخہ 12 مئی 1899ء صفحہ 5 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ 365)

میرے نزدیک تو استغفار سے بڑھ کر کوئی تعویذ وحرز اور کوئی احتیاط و دوا نہیں۔ میں تو اپنے دوستوں کو کہتا ہوں کہ خدا سے صلح و موافقت پیدا کرو اور دعاؤں میں مصروف رہو۔

(الحکم جلد 3 نمبر 23، مورخہ 30 جون 1899ء صفحہ 5 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ 365)

سُبۡحَانَ اللّٰہِ

بلکہ صحابہ کرام نے جو مذاق قرآن سے واقف تھے آیت کو سن کر اور لفظ خَلَتۡ کی تشریح فقرہ اَفَاۡئِنۡ مَّاتَ اَوۡ قُتِلَ میں پا کر فی الفور اپنے پہلے خیال کو چھوڑ دیا۔ ہاں! ان کے دل آنحضرت ﷺ کی موت کی وجہ سے سخت غمناک اور چور ہو گئے اور ان کی جان گھٹ گئی اور حضرت عمر نے فرمایا کی اس آیت کے سننے کے بعد میری یہ حالت ہوگئی کہ میرے جسم کو میرے پیر اٹھا نہیں سکتے اور میں زمین پر گرا جاتا ہوں۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ کیسے سعید اور وقّاف عند القرآن تھے کہ جب آیت میں غور کر کے سمجھ آ گیا کہ تمام گزشتہ نبی فوت ہو چکے ہیں تب بجز اس کے کہ رونا شروع کر دیا اور غم سے بھر گئے اور کچھ نہ کہا۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 230)

غور سے دیکھنا چاہیے کہ جس حالت میں اللہ جلّ شانہ آنحضرت ﷺ کا نام اول المسلمین رکھتا ہے اور تمام مطیعوں اور فرمانبرداروں کا سردار ٹھہرایا ہے اور سب سے پہلے امانت کو واپس دینے والا آنحضرت ﷺ کو قرار دیتا ہے تو پھر کیا بعد اس کے کسی قرآن کریم کے ماننے والے کو گنجائش ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شان اعلیٰ میں کسی طرح کی جرح کر سکے۔ خدا تعالیٰ نے آیت موصوفہ بالا میں اسلام کے لئے کئی مراتب رکھ کر سب مدارج سے اعلیٰ درجہ وہی ٹھہرایا ہے جو آنحضرت ﷺ کی فطرت کو عنایت فرمایا۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ اَعۡظَمَ شَاۡنُکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

موسیٰ و عیسیٰ ہمہ خیلِ تو اند
جملہ دریں راہ طفیلِ تو اند

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 164)

اسی طرح انسان کامل کے نفس کا حال ہے کہ احکام الٰہی کی تخم ریزی سے عجیب سرسبزی لے کر اس کے اعمال صالحہ کے پودے نکلتے ہیں اور ایسے عمدہ اور غایت درجہ کے لذیذ اسکے پھل ہوتے ہیں کہ ہر یک دیکھنے والے کو خدا تعالیٰ کی پاک قدرت یاد آ کر سُبۡحَانَ اللّٰہِ کہنا پڑتا ہے۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ 263)

خدا نے قرآن شریف میں آخری زمانہ کی نسبت جو مسیح موعود اور یاجوج ماجوج اور دجال کا زمانہ ہے یہ خبر دی ہے کہ اس زمانہ میں یہ رفیق قدیم عرب کا یعنی اونٹ جس پر وہ مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے تھے اور بلاد شام کی طرف تجارت کرتے تھے ہمیشہ کے لئے ان سے الگ ہو جائے گا۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ! کس قدر روشن پیشگوئی ہے یہاں تک کہ دل چاہتا ہے کہ خوشی سے نعرے ماریں۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ 170)

مسلم نے۔۔۔ آخری زمانہ کے علامات کا ذکر کرتے ہوئے ایک نئی سواری کا ذکر کر کے یہ کہا کہ لَیُتۡرَکَنَّ الۡقِلَاصُ فَلَا یُسۡعٰی عَلَیۡھَا اور قرآن شریف نے اس مضمون کو عبارتِ ذیل میں بیان فرما کر اور بھی صراحت کر دی کہ اِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ۔ قرآن وحدیث کا تطابق اور پھر عملی رنگ میں اس دور دراز زمانہ میں جبکہ ان پیشگوئیوں کو 13 سو برس سے بھی زائد عرصہ گزر چکا ہے ان کا پورا ہونا ایمان کو کیسا تازہ اور مضبوط کرتا ہے۔ چنانچہ ایک اخبار میں ہم نے دیکھا ہے کہ شاہ روم نے تاکیدی حکم دیا ہے کہ ایک سال کے اندر حجاز ریلوے تیار ہو جاوے۔ سبحان اللہ کیا عجیب نظارہ ہوگا اور ایمان کیسے تازہ ہوں گے کہ جب پیشگوئی کے بالکل مطابق بجائے اونٹوں کی لمبی لمبی قطاروں کے ریل کی لمبی قطاریں دوڑتی ہوئی نظر آویں گی۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ 184)

اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ

میں نے اس آیت پر بڑی غور کی ہے۔ اسکے یہی معنی ہیں کہ ہر ایک بلندی سے دوڑیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو صورتیں ہیں اول یہ کہ ہر ایک سلطنت پر غالب آجاویں گے دوم یہ کہ بلندی کی طرف انسان قوت اور جرأت کے بغیر دوڑ اور چڑھ نہیں سکتا اور مذہب پر غالب آجانا بھی ایک بلندی ہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان پر وہ زمانہ بھی آوے گا کہ مذہب کے اوپر سے بھی گزر جاویں گے یعنی اپنے اس تثلیثی مذہب سے بھی عبور کر جاویں گے اور اس کو پاؤں کے نیچے مسل دیویں گے اور اسی سے ہمیں انکے اسلام میں داخل ہونے کی بو آتی ہے۔ اب پہلی بات تو پوری ہو چکی ہے اب اِنۡ شَآءَ اللّٰہ دوسری بات پوری ہوگی اور یہ باتیں خدا کے ارادہ کے ساتھ ہوا کرتی ہیں جب خدا کی مشیت ہوتی تو ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور دلوں کو حسب استعداد صاف کرتے ہیں تب یہ کام ہوا کرتے ہیں۔

(البدر جلد 2 نمبر 14 مورخہ 24 اپریل 1903ء صفحہ 105 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صفحہ 358)

آمین

اے قادر خدا! تو جلد وہ دن لا کہ جس فیصلہ کا تو نے ارادہ کیا ہے وہ ظاہر ہو جائے اور دنیا میں تیرا جلال چمکے اور تیرے دین اور تیرے رسول کی فتح ہو۔ آمین ثم آمین

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 95)

آج کی دعا

اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُكَ‌ۚ وَاِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ﴿۱۱۹﴾

(المآئدہ: 119)

ترجمہ: (اے اللہ) اگر تُو انہیں عذاب دے تو آخر یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں معاف کر دے تو یقیناً تُو کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

یہ حضرت مسیح ابن مریمؑ کی خدا کے حضور اپنی قوم کے لئے بخشش کی دعا ہے۔

اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ اور حضرت عیسیٰؑ کا مکالمہ مذکور ہے کہ جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابنِ مریم سے کہے گا کہ کیا تُو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود بنا لو؟ حضرت عیسیٰؑ کہیں گے کہ پاک ہے تُو۔ مجھ سے ہو نہیں سکتا کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہ ہو۔ اگر میں نے وہ بات کہی ہوتی تو ضرور تُو اسے جان لیتا۔ تُو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے۔ یقیناً تُو تمام غیبوں کا خوب جاننے والا ہے۔ میں نے تو انہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہا جو تُو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا۔ پس جب تُو نے مجھے وفات دے دی، فقط ایک تُو ہی ان پر نگران رہا اور تُو ہر چیز پر گواہ ہے۔

اس مکالمہ کے بعد حضرت عیسیٰؑ اپنی قوم کے لئے خدا کے حضور مندرجہ بالا دعا فرمائیں گے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

طاہر محمود مبشر۔ لندن

حضرت مسیح موعودؑ کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے عشق و وفا کے چند پاک نمونے

آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام جن کی بعثت اپنے متبوع نبی کے نقش قدم پر مقدر تھی جن کی آمد اپنے آقا و مولا کی بروزی آمد تھی جنہیں مسیح محمدی اور مہدی معہود کے مقام پر سرفراز کیا جانا الٰہی نوشتوں میں لکھا گیا تھا اور جس کی آمد کی پیاسی روحیں منتظر تھیں وہ مسیح اور مہدی نبیوں کے لبادے میں امتوں کی ہدایت اور اصلاح کے لئے ہادی بن کر ظاہر ہوا لیکن کسی تلوار کی مدد سے نہیں بلکہ اپنے قلم سے اپنی تحریرات سے اس نے روحانی علوم کے وہ مدفون خزائن دنیا کے سامنے پیش کئے جس کا حق کوئی ادا نہیں کرسکتا جب تک کہ ایسا وجود خدا تعالیٰ کی طرف سے سلطان القلم کے بلند و بالا مقام پر فائز نہ ہو اور خداعزّ و جل کی طرف سے فصاحت و بلاغت کے روشن نشانات کے ساتھ تائید یافتہ بھی ہو یہاں تک کہ اس کے لبوں سے شفقت اور رحمت کے پاک موتیوں کا ایک دریا رواں ہوجائے جو اس کے ہر ہر لفظ کو ایک جاودانی زندگی عطا کردے۔

آج اس پاک وجود کی تحریرات ہمارے سامنے موجود ہیں جو اس وجود کی نہ صرف خدا تعالیٰ کے حضور پیش کی ہوئی مناجات ہیں بلکہ عشق و وفا کی وہ لازوال داستانیں بھی ہیں جو اس پاک وجود کے نفس مطہرہ اور اس کے دل کی حالت کی غمازی بھی کرتی ہیں وہ علماء سُوء کے ان کھوکھلے الفاظ یا بلند بانگ دعووں کی طرح نہیں جو اخلاص و وفا سے خالی ہوتے ہیں جن کا باطن انہی کے الفاظ اور دعووں کو رد کرکے انہی کے منہ پر دے مارتا ہے۔ جبکہ مسیح محمدی کے یہ پاک کلمات، تحریرات اور اصطلاحات کہیں تو قطبی بن کر قبولیت کا درجہ پاتی ہیں تو کہیں اسلام کے مردہ وجود کے لئے ایک شیریں ثمر بن کر روحانی اور جسمانی زندگی کا باعث بنتی ہیں۔ جن کا اعتراف مخالفین بھی کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ یہ تحریرات اور اصطلاحات ادبی اور مذہبی دنیا میں بھی ایک حسین اضافہ ہیں یہاں ممکن ہی نہیں کہ ان تحریرات یا اصطلاحات کے ہر پہلو کا اجمالی طور پر بھی ذکر کیا جاسکے۔ خاکسار نے آج کے مضمون کے لئے سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے اپنے ناقص علم کی بنیاد پر چند ایک کا ذکر کرنا مناسب سمجھا ہے اور اردو عربی اور فارسی میں سے چند اصطلاحات کا ہی ذکر کیا ہے گویا علم و معرفت کے ان موتیوں کے اس بحر بیکراں کو کوزہ میں بند کرنے کی حقیر سی کوشش کا بھی یہ ابتدائیہ ہے۔

1۔ آئینہ کمالاتِ اسلام روحانی خزائن جلد نمبر 5 میں آپؑ اپنے آقا و مولا کو ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں:

اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو۔۔۔ جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔۔۔ ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ ﷺ

(صفحہ 160۔161)

اوّل المسلمین۔۔ علوم معرفت الٰہی میں اعلم۔۔۔ خدا تعالیٰ نے اپنی معرفت کے عطر کے ساتھ سب سے زیادہ تجھے معطر کیا۔۔۔ دیکھو یہ میرا پیارا رسول دیکھو یہ برگزیدہ بندہ

(صفحہ 186 تا 191)

ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الرسل حضرت خاتم الانبیاء ﷺ۔۔۔ ہمارے ہادی و مقتدا ﷺ

(صفحہ 65 تا 67)

2۔ براہین احمدیہ ہر چہار حصص روحانی خزائن جلد نمبر 1 میں ان پیار بھرے الفاظ کے ساتھ مخاطب ہوتے ہیں:

خدا کی طرف سے سچے ہادی۔۔۔ نبی صادق۔۔۔ حضرت ممدوح

(صفحہ 114 تا 116 حاشیہ نمبر 10)

بزرگ اور عظیم القدر مصلح ربّانی اور ہادی آسمانی

(صفحہ 112)

مربی اعظم۔ جس کے ہاتھ سے فساد اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا جس نے توحید گم گشتہ اور ناپدید کو پھر زمین پر قائم کیا

(صفحہ 97 حاشیہ نمبر 6)

اعلیٰ درجہ کے یک رنگ اور صاف باطن اور خدا کے لئے جان باز اور خلقت کے بیم و امید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنے والے

(صفحہ 111)

مصلح ربّانی۔ موید بتائید الٰہی۔۔ بے زر بے زور بیکس اُمّی یتیم تنہا غریب۔۔ ایسی روشن تعلیم لایا کہ اپنی براہین قاطعہ اور حجج واضح سے سب کی زبان بند کردی۔۔ زمین پر اکیلے اور بے کس اور بے سامان تھے صرف ان کے ساتھ خدا تھا۔۔ اعلیٰ درجہ کی مدلل تقریریں۔۔ ایک غریب اُمّی کے ہونٹوں سے نکلیں

(صفحہ 118 تا 121)

جو اخلاق کرم اور جود اور سخاوت اور ایثار اور فتوت اور شجاعت اور زہد اور قناعت اور اعراض عن الدنیا کے متعلق تھے وہ بھی آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک میں ایسے روشن اور تاباں اور درخشاں ہوئے۔۔۔ وجود باجود آنحضرت ﷺ کا ہر یک نبی کے لئے متمم اور مکمل ہے۔

(صفحہ 289 تا 292 حاشیہ نمبر 11)

ایک عاجز ناتوان بے زر بے زور ایک اُمّی ناخوان بے علم بے تربیت۔۔ غریب اور تنہا اور مسکین۔۔ اس کو تمام مخلوقات اور تمام نبیوں اور تمام رسولوں اور تمام مقدسوں اور تمام ان چیزوں سے جو ظہور پذیر ہوئیں یا آئندہ ہوں بہتر اور پاک تر اور کامل تر اور افضل اور اعلیٰ سمجھے ہیں

(صفحہ 266 تا 273 حاشیہ نمبر 11)

افضل الانبیاء اور سب رسولوں سے بہتر اور بزرگ تر۔۔ اپنے ذاتی جوہر کے رو سے فی الواقعہ سب انبیاء کے سردار ہیں

(صفحہ نمبر 653)

افضل و اعلیٰ ذات جامع البرکات محمد مصطفیٰ ﷺ۔۔ نور کی مثال (فرد کامل میں جو پیغمبر ہے) یہ ہے جیسے ایک طاق یعنی سینہ مشروح حضرت پیغمبر خدا ﷺ۔ شیشہ کی مصفّیٰ قندیل یعنی نہایت پاک اور مقدس دل میں جو آنحضرت ﷺ کا دل ہے۔۔ کوکب دری یعنی حضرت خاتم الانبیاء کا دل ایسا صاف کہ کوکب دری کی طرح نہایت منور اور درخشندہ جس کی اندرونی روشنی اس کے بیرونی قالب پر پانی کی طرح بہتی ہوئی نظر آتی ہے۔۔ شجرہ مبارکہ زیتون مراد وجود مبارک محمدی ہے کہ جو بوجہ نہایت جامعیت و کمال انواع و اقسام کی برکتوں کا مجموعہ ہے۔۔ شجرہ مبارکہ نہ شرقی ہے نہ غربی یعنی طینت پاک محمدی میں نہ افراط ہے نہ تفریط۔۔ بلکہ نہایت توسط و اعتدال پر واقع ہے اور احسن تقویم پر مخلوق ہے۔۔ روغن سے مراد عقل لطیف نورانی محمدی معہ جمیع اخلاق فاضلہ فطرتیہ۔ طینت معتدلہ محمدیہ۔۔ درشتی اور نرمی اور قہر اور لطف کا جامع ہے اور مظہر کمال اعتدال اور جامع بین الجلال والجمال ہے۔۔ خُلقِ عظیم پر مخلوق و مفطور۔۔ تمام مکارمِ اخلاق کا متمم و مکمل ہے کہ اس پر زیادت متصور نہیں۔۔ آسمانی نور کے وارد ہونے سے وجود باجود خاتم الانبیاء کا مجمع الانوار بن گیا

(صفحہ 192 تا 195 حاشیہ نمبر 11)

اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس

(صفحہ 557 حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

رسول مقبول۔ سرور کائنات۔۔ وجود باجود حضرت نبوی

(صفحہ 268۔269 حاشیہ در حاشیہ نمبر 1)

3۔ اتمام الحجۃ روحانی خزائن جلد 8 میں یوں مخاطب ہوتے ہیں:

اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُر زور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسانِ کامل کہلایا۔۔ وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا۔۔ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ

(صفحہ 308)

4۔ تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 میں اس عشق کی جھلک ان الفاظ میں ہم پاتے ہیں:

ہمیشہ کی روحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

(صفحہ 141)

میرے بزرگ واجب الاطاعت سیّدنا محمد ﷺ

(صفحہ 140)

ہمارے سیّد و مولیٰ خاتم الانبیاء اور افضل الرسل والاصفیاء اور سیّد المعصومین والاتقیاء حضرت محبوب جناب احدیت محمد مصطفیٰ ﷺ۔۔ ہمارے سرور و مولیٰ شفیع المذنبین۔۔ شفیع اور منجّی۔۔ پیارے نبی محمد

مصطفیٰ ﷺ۔۔ہمارا پیارا برگزیدہ نبی

(صفحہ 137۔ 138)

5۔سراج منیر روحانی خزائن جلد 12میں اس محبت کی عکاسی ان الفاظ میں ہوتی ہے:

اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اورخدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی۔۔نبیوں کا سردار رسولوں کا فخرتمام مرسلوں کا سرتاج۔۔رسول نبی اُمّی۔۔سچائی کے بادشاہ مقدس رسول ﷺ

(صفحہ 82۔ 83)

6۔سرمہ چشم آریہ روحانی خزائن جلد 2میں اپنے محبوب کو ان الفاظ میں یاد کرتے ہیں:

صاحب درجات رفیعہ۔جنہیں کمالاتِ الوھیت کے اظلال و آثار بخشے گئے۔۔مرتبہ کاملہ خلافتِ تامہ حقہ کا جوظل مرتبہ الوھیت ہے۔۔انسانِ کامل جو آفتابِ روحانی ہے جس سے نقطہ ارتفاع کا پورا ہوا ہے اور جو دیوارِنبوت کی آخری اینٹ ہے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔۔پاک وجود جو روح الحق اور نور بھی کہلاتا ہے یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔۔۔وجود خیر مجسّم۔۔اسی نقطہ وسطی کا نام حقیقتِ محمدیہ ہے جو اجمالی طور پر جمیع حقائق عالم کا منبع واصل ہے۔۔نفسی نقطہ احمد مجتبیٰ ومحمد مصطفیٰ۔۔نقطہ محمدیہ جمیع مراتب اکوان اور خطائر امکان میں باذنہ تعالیٰ حسب استعدادات مختلفہ وطبائع متفاوتہ موثر ہے۔۔یہ نقطہ جمیع مراتب الٰہیہ کا ظلی طور پر اور جمیع مراتب کونیہ کا منبع واصلی طور پر جامع بلکہ انہیں دونوں کو مجموعہ ہے۔۔نقطہ مرکز جو برزخ بین اللہ و بین الخلق ہے یعنی نفسی نقطہ حضرت سیّدنا محمد مصطفیٰ ﷺ۔۔متجمع جمیع مراتب الوھیت۔۔مظہراتم الوھیت۔۔آئینہ حق نما۔۔نور،رحمت،رؤف،رحیم۔۔دائمی طور پر سچے طالبوں کو روح قدس اور آتش محبت سے بپتسما دینے والا آسمان کے نیچے صرف ایک ہی ہے۔۔آئینہ خدانما

(صفحہ 234تا299حاشیہ)

پاک باطنی وانشراح صدری وعصمت وحیا وصدق وصفاوتوکل ووفا اورعشق الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اورسب سے افضل واعلیٰ واکمل وارفع واجلیٰ واصفا

(صفحہ 71حاشیہ)

7۔حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22میں اپنی دلی کیفیت کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزاروں ہزار درود اورسلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔۔سرچشمہ ہرایک فیض کا۔۔ہرایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہرایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا۔۔کامل نبی۔۔بزرگ نبی۔۔آفتاب ہدایت

(صفحہ 118۔ 119)

9۔چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23میں اس محبت کا اظہار کچھ یوں ہے:

مردِ خدا۔۔خدا نما۔سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب

(صفحہ 301۔ 302)

10۔توضیح مرام روحانی خزائن جلد 3 میں بیان فرماتے ہیں:

ہمارے ہادی اورسیّد ومولیٰ جناب ختم المرسلین۔۔متجمع جمیع کمالات نبوت تامہ ہے یعنی ذات ستودہ صفات۔سیّدنا ومولانا سیّد الکل وافضل الرسل حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ۔۔ذات کامل الصفات۔۔محمد ﷺ جس کے معنے ہیں کہ نہایت تعریف کیا گیا یعنی کمالاتِ تامہ کا مظہر۔۔جسے اعلیٰ وارفع مقام محبت کا ملا یہ وہ مقام عالی ہے جس کا نام مقام جمع اور مقام وحدت تامہ ہے۔۔

(صفحہ 58 تا 64)

11۔نورالقرآن نمبر1روحانی خزائن جلد 9 میں ان محبت بھرے الفاظ سے یاد فرماتے ہیں:

ہمارے سیّد و مولیٰ ختم المرسلین فخر الاوّلین و الآخرین محمد مصطفیٰ ﷺ۔۔آنجناب علیہ الصلوٰۃ والسلام

(صفحہ 358۔ 359)

حضرت سیّدنا ومولانا محمد ﷺ اس کے سچے نبی اور رسول

(صفحہ 334)

12۔نورالقرآن نمبر2روحانی خزائن جلد 9میں فرماتے ہیں:

جناب مقدس نبوی خاتم الانبیاء ﷺ

13۔لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد 20 میں اس بلندمرتبے کا اظہار ان الفاظ میں کرتے ہیں:

مجدد اعظم۔۔روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے۔۔صفاتِ الٰہیہ کے مظہراتم

(صفحہ 206۔207)

14۔فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3 میں آپ ﷺ کو یاد کرتے ہیں:

صادق اور کامل نبی

(صفحہ 22)

15۔برکات الدعاء روحانی خزائن جلد 6میں اس عشق کی عکاسی اس طرح ہوتی ہے:

کامل اورمقدس جو تمام سچائیوں کا چشمہ تھا

(صفحہ 4)

فانی فی اللہ۔۔اُمّی بے کس

(صفحہ 11)

16۔مجموعہ اشتہارات جلد نمبر 2 ایڈیشن 1989ء میں یوں گویا ہوتے ہیں:

دنیا میں ایک رسول آیا تاکہ ان بہروں کو کان بخشے کہ جو نہ صرف آج سے بلکہ صدہا سال سے بہرے ہیں۔۔اس رسول نے نئے سرے سے زمین پر توحید کو قائم کیا وہی رسول جس نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسان سے بااخلاق انسان۔۔پھر بااخلاق انسان سے باخدا ہونے کے الٰہی رنگ سے رنگین کیا وہی رسول ہاں وہی آفتابِ صداقت جس کے قدموں پر ہزاروں مردے شرک اور دہریت اورفسق و فجور کے جی اُٹھے اورعملی طور پر قیامت کا نمونہ دکھلایا۔۔دنیا کا حقیقی نور۔۔جناب عالی ﷺ۔۔رسول مقبول۔۔بزرگ رسول۔۔پاک رسول

(صفحہ 305تا307)

17۔آپ کے پاک منظوم نعتیہ کلام میں اس محبت کی جھلک اس طرح ملتی ہے:

پیشوا۔۔دلبر۔۔خیرالوریٰ۔۔قمر۔۔بدرالدجیٰ۔۔یارِلامکانی۔۔دلبرنہانی۔۔شاہِ دین۔۔تاج مرسلیں۔۔طیب وامین۔۔نعم العطاء۔۔عین الضیاء۔۔فرماں روا۔۔دلبر یگانہ۔۔علموں کا ہے خزانہ۔۔مہ لقا۔۔مجتبیٰ

(قادیان کے آریہ اور ہم،روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 456)

18۔فارسی منظوم کلام میں سے چند مثالیں پیش ہیں:

صورت رب رحیم۔۔مظہر ذات قدیم۔۔محبوب حقیقی۔۔عین النعیم

(توضیح مرام،روحانی خزائن جلد 3صفحہ 62۔63)

سرورے۔۔برّ و کرم بحر عظیم۔۔لطف اتم یکتا درے۔۔جود وسخا ابر بہار۔۔فیض و عطا یک خاورے۔۔احمد آخر زماں۔۔پہلوان حضرت رب جلیل۔۔ختم شد برنفس پاکش ہر کمال۔۔آفتاب ہر زمین و ہر زمان۔۔رہبر ہر اسود و ہر احمرے۔۔مجمع البحرین علم و معرفت۔۔جامع الاسمین ابرو خاورے

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص،روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 17 تا 23)

19۔عربی پاکیزہ کلام میں سے چند مثالیں:

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالعِرْفَانِ۔۔يَا بَحْرَ فَضْلِ الْمُنْعِمِ الْمَنَّانِ۔۔يَا شَمْسَ مُلْكِ الْحُسْنِ وَالْإِحْسَانِ۔۔يَا مَنْ غَدَا فِيْ نُوْرِهٖ وَضِيَآئِهٖ كَالنَّيِّرَيْنِ وَنَوَّرَ الْمَلَوَانِ۔۔يَابَدْرَنَا يَاآيَةَ الرَّحْمٰنِ اَهْدَى الْهُدَاةِ وَاَشْجَعَ الشُّجْعَانِ۔۔يَارَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ دَآئِمًا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَ بَعْثٍ ثَانِ

(آئینہ کمالات اسلام،روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 590 تا 593)

يَا قَلْبِيَ اذْكُرْ اَحْمَدَا عَيْنَ الْهُدٰى مُفْنِيَ الْعِدَا۔۔بَرًّا كَرِيْمًا مُحْسِنًا بَحْرَ الْعَطَايَا وَالْجَدَا۔۔نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَى الْعُلُوْمَ تَجَدُّدًا۔۔اَلْمُصْطَفٰى وَالْمُجْتَبٰى وَالْمُقْتَدَا وَالْمُجْتَدَا

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 70)

یہ چند پاک وطیب کلمات ہیں اور دردبھری مناجات ہیں اورعشق ووفا کے لازوال موتی ہیں جن کا منبع و مرکز مسیح پاک مسیح محمد او رمہدی دوراں کا وہ دل تھا جو اپنے آقاومولیٰ کے ساتھ ایک ایسا روحانی تعلق رکھتا تھا جو ظاہر پرست دنیا کی رعنائیوں میں مست آنکھ سے مخفی تھا لیکن اس کا خدا جو اس کے دل کا رازدان تھا اس نے گوشہ گمنامی کو پسند کرنے والے اس وجود کے مقام اور کلام کو دنیا کے سامنے ظاہر کردیا۔ایسے فانی فی الرسول وجود پر اور اس کے پیار بھرے کلام کو پڑھ کرسوائے روحانی بصیرت سے ازلی ابدی اندھا ہونے کے کوئی اس پر توہین کا الزام نہیں لگا سکتا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَ غَمِّهٖ وَ حُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ وَ حَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَاَفْضَلِ الرُّسُلِ وَخَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

(ترجمہ و کمپوزنگ: ابو اثمار اٹھوال)

This week with Huzoor

17 ستمبر 2021ء

اس ہفتے مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کی 2 مختلف مجالس North England اور Scotland کے ممبران جن کی عمریں 16 تا 19 سال کے درمیان تھیں ان کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ آن لائن ملاقات کا شرف حاصل ہوا جس میں خدام نے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ سے مختلف سوالات کے ذریعہ رہنمائی حاصل کی۔

*حضور! جب آپ نماز تہجد ادا کرتے ہیں تو کون کون سی دعائیں مانگتے ہیں اور ان کی ترتیب کیا ہوتی ہے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ میں اپنے لیے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا فرمائے تا کہ میں خدا تعالیٰ کا مزید قرب حاصل کر سکوں۔ اور پھر اپنی جماعت کے احباب کے لیے دعا کرتا ہوں۔ اپنے دوستوں اور اپنی اولاد کے لیے دعا کرتا ہوں۔ پس آپ بھی رسول کریم ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کے پوری دنیا میں پھیل جانے کے لیے، اپنے بہن بھائیوں، اپنے والدین اور پھر دوسرے لوگوں کے لیے بھی دعا کریں۔ یہ نارمل طریق ہے جس پر میں دعا کرتا ہوں لیکن اگر کوئی اور اہم واقعہ رونما ہو جائے تو پھر میں اُس کام کے لیے دعا کرتا ہوں۔

*حضور! آپ غانا میں قیام کے دوران اپنی تفریح کے لیے کیا کرتے تھے؟

فرمایا: کوئی تفریح نہ تھی۔ میرا ہر لحہ جس میں مَیں کوئی بھی کام کرتا، مثلاً میرا چلنا، بیٹھنا، کھڑے ہونا وغیرہ یہی میری تفریح تھی۔ اور میں نے وہاں ہر لحہ بہت enjoy کیا۔ ہمارے پاس کوئی ٹیلی ویژن، ریڈیو نہ تھا اور زیادہ تر وقت بجلی بھی نہ ہوتی تھی۔ اس لیے میری زیادہ سے زیادہ تفریح یہ ہوتی تھی کہ میں اپنے کام سے واپس آ کر اپنی فیملی کے ساتھ کچھ وقت گزار لوں یا پھر کتب کا مطالعہ کر لوں۔

*قرآن کریم شہداء کو زندہ کیوں کہتا ہے؟

فرمایا: کیوں کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دیتے ہیں۔ اس لیے خدا تعالیٰ کے ہاں وہ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اور انہیں جنت میں اس کا انعام دیا جائے گا۔ اور اگر یہ شہداء خدا تعالیٰ کے دین کی وجہ سے شہید ہوں تو انہیں اس دنیا میں بھی بہت سراہا جاتا ہے اور لوگ ان کے بلند درجات کے لیے دعا بھی کرتے ہیں۔ اس لیے آپ انہیں ہمیشہ یاد رکھتے ہیں اور نہ صرف ان کی فیملی بلکہ دوسرے لوگ بھی ان کو یاد رکھتے ہیں۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ زندہ ہیں اور ان کو انعام ملے گا۔ کیونکہ مردہ وہ ہے جس کو کوئی نہیں جانتا اور اس کی وفات کے بعد اس کے قریبی رشتہ داروں کے سوا کوئی بھی اس کا ذکر نہیں کرتا۔ لیکن شہداء کے نام کو ہمیشہ یاد رکھا جاتا ہے اور جنت میں ان کو دوسروں کی نسبت زیادہ انعام ملے گا۔ اس لیے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو مردہ مت کہو۔ وہ مردہ نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ اس دنیا سے تو مر گئے لیکن وہ جنت میں ایک بہت اچھی زندگی گزار رہے ہیں۔ اور یہی آپ کی آخری منزل ہے۔

*ان شاء اللہ جب مستقبل میں احمدیت مغربی دنیا میں پھیل جائے گی تو کیا اس وقت بھی احمدیوں پر ظلم جاری رہے گا؟

فرمایا: اگر یہاں یا کسی امیر ملک میں احمدیت پھیل جاتی ہے جن سے پاکستانی حکومت یا غریب ممالک کو ایڈ مل رہی ہے تو یہ (غریب) ممالک اس ظلم و زیادتی کو جو یہ احمدیت کے خلاف کر رہے ہیں اس کو بند کر دیں گے۔ عیسائیوں پر بہت ظلم ڈھائے گئے لیکن جب ایک رومن بادشاہ نے عیسائیت قبول کر لی تو اس وقت سے عیسائیوں پر یہ ظلم و زیادتی رُک گئی۔ پس اسی طرح یہاں بھی ہو گا۔ ابھی بھی یہ لوگ مغربی ممالک پر انحصار کرتے ہیں۔ جب تک یہ لوگ ان پر انحصار کر رہے ہیں تب تک ان کو مغربی ممالک کی باتیں ماننا ہوں گی۔ پس ان کا خدا وہ واحد و یگانہ نہیں ہے۔ اگرچہ یہ لوگ ایک خدا پر ایمان کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن حقیقت میں ان کا خدا یہ مغربی ممالک ہی ہیں جن کی یہ پیروی کرتے ہیں۔

*حضور! کیا اسکاٹ لینڈ INDEPENDENT ہو جائے گا؟ اور حضور کی اسکاٹ لینڈ میں پسندیدہ جگہ کون سی ہے؟

فرمایا: میں سیاست دان نہیں ہوں۔ لیکن جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ اسکاٹ لینڈ، انگلینڈ، ویلز، اور آئر لینڈ کی سیکورٹی اور SAFETY اس بات میں ہے کہ وہ اکٹھے ایک پرچم تلے مل کر رہیں۔ یہ ان کے لیے بہتر ہو گا لیکن اگر وہ INDEPENDENT ہونا چاہتے ہیں تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اور جہاں تک سکاٹ لینڈ میں میری پسندیدہ جگہ کی بات ہے تو وہ Port Ellen ہے۔ جب میں نے اس جگہ کا وزٹ کیا تھا تو اس وقت میں کچھ دیر کے لیے اس جگہ پر رُکا بھی تھا۔ مجھے یہ جگہ پسند ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے مقامات ہیں مثلاً Pitlochry جہاں دریا یا جھیل ہے اور boats ہیں جو کہ اوپر اور نیچے جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ جب آپ اونچی جگہ کی طرف جاتے ہیں۔ سکاٹ لینڈ ایک خوبصورت علاقہ ہے۔ یہ وہ مقامات ہیں جو میں نے دیکھے ہوئے ہیں اور یہ ساری جگہیں ہی بہت خوبصورت ہیں۔

*حضور! جب آپ ہماری عمر کے تھے تو اس وقت آپ کے کیا مشاغل (Hobbies) تھے؟

فرمایا: مجھے یاد نہیں کہ میرا کوئی خاص مشغلہ تھا۔ میں اس عمر میں کرکٹ اور بیڈ منٹن کھیلا کرتا تھا۔ ایک دفعہ مجھے یاد ہے کہ میں نے old stamps جمع کرنا شروع کی تھیں لیکن یہ کچھ عرصے کے لیے تھا اور اس میں بھی میں زیادہ regular نہیں تھا۔ اس لیے کوئی باقاعدہ مشغلہ نہیں تھا۔ پھر پیارے آقا نے اس خادم سے استفسار کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ کا مشغلہ کیا ہے؟ اس پر خادم نے جواب دیا کہ حضور: مجھے exercise اور traveling پسند ہے۔ الحمد للہ جولائی میں وقف عارضی کے لیے گیمبیا بھی گیا تھا۔ اس پر حضور نے فرمایا میں نے بھی اس عمر میں وقف عارضی کی تھی لیکن یہ مشغلہ تو نہیں ہے۔ میں نے کبھی کوئی کھیل اس لیے نہیں کھیلا کہ اس کھیل میں بہت شاندار کھیل سکوں۔

*حضور! دنیا کی موجودہ صورت حال پر آپ کا کیا خیال ہے؟

فرمایا: اگر دنیا اپنے خالق کو نہیں پہچان رہی۔ اس خدا کی طرف جو ان کی ذمہ داریاں ہیں ان کو ادا نہیں کر رہی اور جو خدا تعالیٰ ہمیں فرما رہا ہے وہ نہیں کر رہے تو یہ دنیا بڑی جلدی سے تباہی کی طرف جا رہی ہے۔ اس لیے یہ ہمارا فرض ہے کہ لوگوں کو سمجھائیں کہ اگر آپ لوگ وہ نہیں کریں گے جو خدا تعالیٰ ہمیں حکم فرتا ہے اور اپنے اندر تبدیلی نہیں لائیں گے تو پھر یہ آپ کی قسمت۔ صرف وہی محفوظ رہیں گے جو خدا تعالیٰ کو یاد رکھیں گے۔ ہر طرف جو ظلم ہو رہا ہے خواہ وہ مظبوط قومیں غریب قوموں پر کر رہی ہیں یا یہ ظلم قوموں کے مابین ہو رہا ہے یا مسلم امہ کے مابیں ہو رہا ہے یا چھوٹے ملکوں میں ہو رہا ہے۔ اس سے ہر طرف بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ پس یہ ایک احمدی کی ذمہ داری ہے کہ ان (لوگوں) کو سمجھایا جائے اور یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو ہمارے کندھوں پر ہے۔ اسی لیے میں ہر وقت لوگوں کو، سیاست دانوں کو اور لیڈروں کو بار بار بتاتا رہتا ہوں کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں۔ دنیا میں حقیقی انصاف کو قائم کریں۔ اپنے خالق اور بنی نوع انسان کے ساتھ ذمہ داریوں کو نبھائیں ورنہ اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ کیا ہونے والا ہے؟ اور جو ہم دیکھ سکتے ہیں وہ اس دنیا کا بہت ہی سیاہ اور تاریک اختتام ہے۔

دوسری ملاقات

اس ہفتے دوسری آن لائن ملاقات ناصرات الاحمدیہ کے ساتھ تھی جن کی عمریں 13 سے 15 سال تک تھیں اور یہ MIDLAND اور SOUTHWSEST ENGLAND کی مجالس سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ اس نشست میں ناصرات نے جو سوال کیے وہ حسب ذیل ہیں۔

*سوال: اگر کوئی وقف نو کی تحریک میں شامل نہیں تو کیا پھر بھی وہ جماعت کے لیے SERVE یا کام کر سکتے ہیں؟ میری خواہش ہے کہ میں ڈاکٹر بن کر جماعت کی خاطر DVELEPING COUNTRIES میں خدمت کر سکوں۔

فرمایا: بالکل کر سکتی ہیں۔ جامعہ احمدیہ میں طالب علموں کی کافی تعداد جو کہ مشنری بننے والے ہیں وقف نو نہیں ہے۔ جامعہ احمدیہ پاکستان میں پڑھنے والے 50 فیصد طالب علم (تحریک) وقف نو میں شامل نہیں ہیں۔ میں خود وقف نو نہیں ہوں اور میں جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہا ہوں۔ جو لوگ میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں اور میرے ساتھ کام کرتے ہیں یہ بھی وقف نو نہیں ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ جماعتی خدمت کے لیے آپ وقف نو میں ہی ہوں۔ اگر آپ ڈاکٹر بننا چاہتی ہیں تو آپ اپنی تعلیم مکمل کریں اور پھر جماعت کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو بطور وقف زندگی پیش کریں۔ پھر ہم ان شاء اللہ آپکے وقف کی تحریک کو قبول کریں گے۔ اس میں کوئی بھی مسئلہ نہیں ہے۔ اور ہم بڑی بے چینی کے ساتھ آپکے وقف کا انتظار کر رہے ہیں۔

*ہمیں ماضی میں انبیاء اور خلفاء کی مثالیں ملتی ہیں کہ وہ مذہبی لیڈر ہونے کے ساتھ ساتھ سیاسی اتھارٹی بھی تھے۔ کیا اگر آپ کو بھی سیاسی اتھارٹی پیش کی جائے تو آپ قبول فرمائیں گے؟

فرمایا: ماضی میں تمام انبیاء کو پولیٹیکل اتھارٹی نہیں ملی تھی۔ اسلام میں حضرت محمد ﷺ مذہبی لیڈر یعنی خاتم الانبیاء تھے اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد آپ ایک سٹیٹ کے حاکم بھی تھے۔ لیکن جب آپ مکہ میں تھے تو اس وقت آپ پر اور آپکے ساتھیوں پر بہت ظلم وستم ڈھایا گیا تھا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے خلفاء راشدین بھی پولیٹیکل اتھارٹی رکھتے تھے۔ لیکن حضرت مسیح موعودؑ بطور نبی نہ تو کوئی دنیاوی حاکم تھے اور نہ ہی آپ کے خلفاء پولیٹیکل اتھارٹی رکھیں گے۔ تمام ملک اپنی پولیٹیکل حکومت کے زریعے یا اپنی حکومت کے زریعہ سے ہی چلیں گے اور وقت کا خلیفہ ان ملکوں کا روحانی سربراہ ہو گا۔ اسی لیے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اگر دو مسلمان ممالک یا پارٹیوں کا آپس میں جھگڑا ہو جائے تو ان میں صلح کروا دو۔ اگر وہ بعض آجائیں تو بہت اچھا۔ لیکن اگر وہ اپنے ساتھی مسلمان ملک یا پارٹی کے خلاف ظلم سے بعض نہ آئیں تو طاقت کے ساتھ روکنا ہو گا اور ایسی صورت حال میں پھر وقت کا خلیفہ دوسری حکومت کو ایسا کرنے کے لیے فرمائے گا۔ وقت کا خلیفہ صرف روحانی لیڈر ہو گا جس کا حکومت کی سیاست سے کچھ تعلق نہ ہو گا۔ لیکن حکومتوں کے سربراہ خلیفۃ المسیح سے رہنمائی حاصل کریں گے۔

*حضور! کیا آپ اپنی مشکلات کا کوئی لحہ بیان کر سکتے ہیں اور آپ نے اس کیسے deal کیا؟

فرمایا: مشکلات آپ کی زندگی کا حصہ ہیں۔ میں اس کو کیوں بیان کروں؟ اگر میں اپنی مشکلات بیان کروں تو اس کا مطلب ہے کہ میں نے اپنے وقف کی حقیقی روح کو نہیں سمجھا۔ اس لیے میں بیان نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد مسکراتے ہوئے فرمایا۔ میں نے کبھی کوئی مشکل نہیں دیکھی بلکہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو ہی دیکھا ہے۔

*میرے والد صاحب نے مجھے بتایا تھا کہ حضور خلافت سے پہلے بہت کم گو تھے لیکن اب حضور بہت سی تقاریر اور خطاب فرماتے ہیں اور دنیا کے مختلف طبقات کے لوگوں سے گفتگو کرتے ہیں۔ تو حضور یہ سب کس طرح manage کر لیتے ہیں؟

فرمایا: میں ابھی بھی کوشش کرتا ہوں کہ کم بولوں۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ میں اپنی مرضی سے اس مقام پر فائز نہیں کیا گیا بلکہ یہ خدا تعالیٰ ہی ہے

جس نے مجھے اس مقام پر فائز کیا۔اب جبکہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس مقام پر فائز کیا ہے تو یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے کہ وہ مجھے بولنے کے قابل بنائے، تقاریر کروائے، لوگوں سے بات کروائے اور لوگوں کو میرے مقابل خاموش کروائے۔اگر میں اپنے آپ کو دیکھوں کہ میں کیا ہوں تو میں نہیں کہہ سکتا کہ میں کسی کے بھی سوال کا جواب دے سکوں۔یہ خدا تعالیٰ ہی ہے جو مجھے ان تمام کاموں کی طاقت و ہمت دے رہا ہے۔

* غیر احمدی ہمیں کافر کیوں کہتے ہیں؟ جبکہ ہم شہادت پر ایمان رکھتے ہیں۔قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔

فرمایا: بہتر ہوگا کہ یہ آپ اُن سے پوچھیں۔ہم اسی نبی ﷺ پر اور اسی کتاب یعنی قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔ہم لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ بھی کہتے ہیں۔ہم تمام اسلامی تعلیم پر عمل بھی کرتے ہیں۔ہم صرف پریکٹس ہی نہیں کرتے بلکہ اس تعلیم کی تبلیغ بھی کرتے ہیں۔اسی وجہ سے ہزاروں غیر مسلم احمدیت کے ذریعے اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔آپ اپنی مثال ان کے سامنے پیش کرسکتی ہیں کہ آپ کس بات پر ایمان رکھتی ہیں اور آپ کس تعلیم پر عمل کرتی ہیں۔اب یہ آپ کی ڈیوٹی ہے کہ ان کے تمام شبہات کو دور کرو۔مثال کے طور پر غانا میں ابتدائی احمدی عیسائیوں میں سے تھے۔ان لوگوں نے اسلام کو کیوں قبول کیا۔اس لیے کہ انہوں نے احمدیت کے ذریعے اسلام کی خوبصورتی کو پہچانا۔تو اس طرح آپ تبلیغ کر سکتے ہیں۔ہم میں اور ان میں صرف یہ فرق ہے کہ غیر احمدی سمجھتے ہیں کہ مسیح الزمان جس کو رسول کریم ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنا تھا وہ ابھی تک نہیں آیا لیکن احمدی اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ مسیح الزمان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی شخصیت میں آ گئے ہیں۔صرف اس وجہ سے یہ لوگ ہمیں غیر مسلم خیال کرتے ہیں۔اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ خدا تعالیٰ کی طرف سے نبوت کے مقام پر فائز کیے گئے ہیں۔کیونکہ رسول کریم ﷺ نے اپنی ایک حدیث میں آپ کو نبی کہہ کر پکارا ہے اور نہ صرف ایک دفعہ بلکہ 4 دفعہ نبی اللہ کہہ کر مخاطب فرمایا۔اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ہم بھی یہی ایمان رکھتے ہیں کہ کوئی بھی شرعی نبی رسول کریم ﷺ کے بعد نہیں آ سکتا جو نئی شریعت لائے لیکن ظلی نبی آ سکتے ہیں اور آپ کو رسول کریم ﷺ کی پیشگوئی کے موافق ضرور آنا تھا جیسا کہ قرآن کریم سورۃ الجمعہ میں بیان کیا گیا ہے۔یہ فرق ہے (ہمارے اور ان کے درمیان) اور اسی وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ ہم غیر مسلم ہیں۔یہ (لوگ) کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے آپ لوگ رسول کریم ﷺ پر ایمان لاتے ہیں لیکن آپ لوگ رسول کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ایمان نہیں لاتے۔ہم کہتے ہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ آخری شرعی نبی ہیں اور قرآن کریم آخری شرعی کتاب ہے۔ہم ایمان رکھتے ہیں کہ خدا ایک ہی ہے جس نے رسول کریم ﷺ اور باقی انبیاء کو اس دنیا میں بھیجا۔اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ محمد ﷺ اس (خدا) کا آخری رسول ہے جو شریعت لے کر آیا۔فرق صرف اتنا ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ ظلی نبی ہیں اور یہ ہم اپنی طرف سے خود ساختہ بات نہیں کر رہے بلکہ یہ بات رسول کریم ﷺ نے بیان فرمائی ہے کہ وہ موعود شخص جس کو آنا ہے وہ نبی ہوگا۔اس لیے وہ ہمیں غیر مسلم کہتے ہیں

* ایک احمدی کے لیے موسمیاتی تبدیلی کے خلاف FIGHT کرنا کس قدر ضروری ہے؟

فرمایا: یہ بہت ضروری ہے۔ہمیں SHORT DISTANCE کے لیے کار کے استعمال کو ترک کرنا چاہیے اور اس کی بجائے پیدل چلنا چاہیے یا پھر سائیکل کا استعمال کرنا چاہیے۔سائیکلنگ آپکی صحت کے لیے بھی بہت اچھی ہے۔ہر احمدی کو ہر سال میں کم از کم 2 پودے ضرور لگانے چاہیے۔اس طرح ہم CLIMATE CHANGE کے خلاف FIGHT کر سکتے ہیں۔اگر آپ لوگ یو کے میں 30 ہزار کے قریب احمدی ہیں تو ہمیں ہر سال کم از کم 60 ہزار کے قریب ضرور پودے لگانے چاہیں۔اگر یہاں ممکن نہ ہو تو جو دوسرے ملکوں میں جاتے ہیں وہ وہاں پودے لگا سکتے ہیں۔اور اس طرح ہم CLIMATE CHANGE کے خلاف مدد کر سکتے ہیں۔

ایڈیٹر کے نام خطوط

- مکرمہ بشریٰ نذیر آفتاب، سسکاٹون۔کینیڈا سے لکھتی ہیں:

الحمد للہ! ’’تاریخ جلسہ ہائے سالانہ عالمگیر (حصہ دوم)‘‘ کی تین اقساط مل چکی ہیں۔جلسہ ہائے سالانہ سے متعلق تمام مضامین ازدیاد علم کے ساتھ ساتھ ایمان و ایقان میں بھی اضافہ کا باعث بن رہے ہیں۔ہمارے مضمون نگار بھائی بہنوں نے جس اخلاص اور محنت کے ساتھ یہ روحانی مائدہ تمام قارئین الفضل کے لیے تیار کیا ہے اس کے پڑھنے کا لطف بھی اسی قدر آرہا ہے۔جلسہ ہائے سالانہ فرانس، گیمبیا اور آئیوری کوسٹ میں شمولیت کی توفیق تو ابھی تک نہیں ملی مگر مضمون نگاروں نے ان روحانی اجتماعات کی تاریخ اور پر کیف روحانی مناظر کی خوب تصویر کھینچی ہے۔اللہ تعالیٰ سب قلمکاروں کو جلسہ ہائے سالانہ کی تاریخ قلم بند کرنے پر جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین۔ان مضامین کے مطالعہ سے پاکستان، یوکے، جرمنی اور کینیڈا میں منعقد ہونے والے سالانہ جلسے جن میں اس عاجزہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے شمولیت کی توفیق ملتی رہی، کے روح پرور اور حسین و جمیل نظارے آنکھوں کے سامنے گھومنے لگے۔اور خاص طور پر وہ جلسہ ہائے سالانہ جن میں امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شامل تھے ان کی تو بات ہی کچھ اور تھی۔شمع خلافت کے پروانے خلیفہ وقت کی صحبت اور خلافت کی برکت سے فیض یاب ہونے کے لئے دنیا بھر سے دیوانہ وار کشاں کشاں چلے آئے تھے۔اللہ کرے کہ وہ دن پھر سے آئیں اور جلد آئیں جب دنیا بھر سے کرونا وائرس کا خاتمہ ہو اور ہم جلسہ ہائے سالانہ میں شامل ہو کر حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات و خطبات سننے کے ساتھ ساتھ مسیح پاک علیہ السلام کی ان دعاؤں کے وارث بھی بن سکیں جو آپ نے نہایت درد اور بے حد الحاح سے شاملین جلسہ کے لئے کی تھیں:

’’ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو۔اور ان کو اجرِ عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے اور ان کو ہر تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔اے خدا اے ذوالمجد والعطا! اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما۔کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔آمین ثم آمین۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد 1، صفحہ 340-342)

- مکرم شمس دین۔جرمنی سے تحریر کرتے ہیں:

الفضل 6 اکتوبر 2021ء میں شائع شدہ ’’نارووال سے ربوہ اسپیشل ٹرین‘‘ پڑھا۔بہت کم تحریریں ایسی ہوتیں ہیں کہ جن کو پڑھ کر انسان اپنے جذبات پر قابو نہ رکھتے ہوئے پرنم ہو جاتا ہے یہ ایک علاقہ کا مختصر سفر نامہ برائے جلسہ سالانہ ربوہ بھی ہم سب کو اسی کیفیت سے دوچار کر گیا۔جیسے جیسے قاری یہ مضمون پڑھتے ہوئے آگے بڑھتا ہے تو اس کو یوں لگتا ہے کہ جیسے وہ خود اس سفر میں شامل ہے اور جیسے جیسے ٹرین ربوہ اسٹیشن کے قریب پہنچتی ہے قاری کا بھی دل ربوہ کی حسین وادیوں کی یاد کو دلوں میں لئے ہوئے نعرہ تکبیر کی صدائیں بلند کرتا ہے۔یہی پوسٹ خاکسار نے کچھ دوسرے وٹس ایپ گروپس میں لگائی تو ہر کسی کا جواب ایسا ہی تھا کہ جیسے میرے اپنے جذبات ہوں اور جو دوست بھی ربوہ کے جلسہ سالانہ کی یاد میں اپنے جذبات لکھتے تھے تو دل میں حسرت پیدا ہوتی تھی کہ کاش جلسہ کی محبت میں یہ الفاظ خاکسار نے ادا کئے ہوتے۔اللہ تعالیٰ روزنامہ الفضل کو اس کی جزا دے۔یہ للّٰہی سفر ہماری محبت اور روایات کا حصہ ہے۔دعا ہے کہ ہماری اولادیں ایسے بابرکت سفر خود بھی کریں اور ان تمام برکات سے حصہ پائیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ میں شامل ہونے والے مخلصین کے لئے کیا ہے آمین۔

الفضل، بچھڑے ہوئے عزیزوں سے رابطہ کا عظیم ذریعہ

مکرمہ امتہ الشافی رومی جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھارت نے مکرمہ نبیلہ رفیق فوزی آف ناروے کے نام اپنے ایک مکتوب میں الفضل آن لائن کے حوالے سے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا ہے:

’’...مؤرخہ 5 اور 7 اکتوبر 2021ء کے روزنامہ الفضل آن لائن کے شماروں میں آپ کا بہت ہی پیارا مضمون ’’دارالمسیح قادیان کی زیارت‘‘ دو قسطوں پر مشتمل پڑھا جس سے یہ معلوم ہوا کہ آپ ماشاء اللہ محترمہ مبارکہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب جنہیں پارٹیشن کے بعد پہلی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے کی بیٹی اور خالہ سلیمہ صاحبہ کی بہن ہیں۔

تاریخ لجنہ اماء اللہ بھارت کیلئے ہمیں محترمہ مبارکہ بیگم صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و قادیان کے حالات زندگی جاننے اور لکھنے کی ضرورت درپیش تھی اور روزنامہ الفضل آن لائن کے ذریعہ آپ کا تعارف حاصل ہوگیا اور یوں ہمیں مرحومہ مبارکہ بیگم کے متعلق معلومات تک با آسانی رسائی مل گئی ہے۔الحمد للہ۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخبار الفضل آن لائن کے دلچسپ مضامین ہر روز آسمان سے ’’دودھ کی بارش‘‘ برساتے ہوئے جہاں ہماری تربیت کا بہترین ذریعہ بنتے ہیں وہاں جماعت کی تاریخ سے آگاہی کے سامان بھی کرتے ہیں۔الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

دنیا بھر کے اردو قارئین کے پاس الفضل کے سوا ہے ہی کیا، پڑھنے کو؟

- مکرم رانا عبد الرزاق خان ایڈیٹر قندیل۔لندن نے ایڈیٹر الفضل آن لائن کو بتایا کہ:

کچھ عرصہ سے الفضل آن لائن حضرت خلیفۃ المسیح کی خصوصی توجہ سے ترقی کی منازل طے کرتا نظر آرہا ہے۔تمام مضامین ہی دلچسپ اور معلوماتی ہوتے ہیں۔جنہیں پڑھ کر خوشی ہوتی ہے اور بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔الفضل نے ماشاء اللہ بہت ترقی کر لی ہے اور کافی وسعت اختیار کر گیا ہے۔دنیا بھر کے اردو قارئین کے پاس الفضل کے سوا ہے ہی کیا پڑھنے کو۔جس میں خبریں، اطلاعات ملتی ہے۔اور حضرت خلیفہ وقت کا خطبہ جلد پڑھنے کو ملتا ہے۔یہ آپ تمام لوگوں کی کاوش کا نتیجہ ہے جس طرح آپ اپنی ٹیم کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اس میں بھی ہمارے لئے سبق ہے۔ان شاء اللہ میں بھی الفضل آن لائن کی خاطر اپنی قلم کو جنبش دوں گا۔میرے پاس بہت مضامین ہیں لیکن الفضل کے مزاج کو سمجھتے ہوئے لکھنے کے لئے الگ سے سوچ پیدا کرنی پڑتی ہے۔اللہ تعالیٰ الفضل کو ترقیوں سے نوازتا چلا جائے۔آمین۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتاریخ 28 ستمبر 2021 ء بروز منگل۔ 12 بجے اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل نماز جنازہ پڑھائے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ادارہ الفضل ان تمام مرحومین کی وفات پر لواحقین سے افسوس اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا بشارت احمد صاحب (یوکے)

23 ستمبر 2021 کو 67 سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اپنی جماعت میں بہترین داعی الی اللہ تھیں اور آپ کو متعدد بیعتیں کروانے کی بھی توفیق ملی۔لوکل جماعت میں 27 سال تک مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت کی توفیق پائی ۔ انتہائی نیک، دیندار، صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت ملنسار، غُرباء کا خیال رکھنے والی اور خلافت کیساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی ایک بزرگ خاتون تھیں۔مرحومہ 6 ماہ قبل پاکستان سے اپنے بیٹے کے پاس یوکے آئی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور 4 بیٹے شامل ہیں۔مرحومہ مکرم منصور احمد ضیاء صاحب اُستاد جامعہ احمدیہ یوکے کی تائی تھیں۔ آپ کے ایک پوتے عزیزم فواد احمد جامعہ احمدیہ یوکے میں زیر تعلیم ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1- مکرم محمد حبیب اللہ صاحب (بنگلہ دیش)

یکم جنوری 2021ء کو 68سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ خدام الاحمدیہ بنگلہ دیش کے پہلے نیشنل قائد، مجلس انصار اللہ بنگلہ دیش کے دو دفعہ صدر، بنگلہ دیش جماعت کے جنرل سیکرٹری، نیشنل سیکرٹری تعلیم، نیشنل سیکرٹری تربیت، قائم مقام ایڈیٹر رسالہ احمدیہ، سیکرٹری بورڈ آف گورنرز جامعہ احمدیہ بنگلہ دیش کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔مختلف کمیٹیوں میں صدر یا اہم رکن بھی رہے۔ دنیاوی لحاظ سے ڈھاکہ سٹی کالج کے پرفیسر تھے۔ ریٹائرڈمنٹ کے بعد زندگی وقف کردی اور زندگی کے آخری دم تک ایک مخلص واقف زندگی کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ ربوہ میں خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ ملاقات کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔جلسہ سالانہ، اجتماعات اور مختلف اجلاسوں میں تقاریر بھی کرتے تھے۔ کئی اہم کتب کا بنگلہ زبان میں ترجمہ کرنے، ایم ٹی اے کے لئے قرآن کریم کے 30 پاروں کے بنگالی ترجمہ ریکارڈ کروانے، ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں بھی حصہ لینے اور متعدد موضوعات پر مضامین لکھنے کی بھی توفیق پائی۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت ملنسار، منکسر المزاج، مہمان نواز، خلافت کے شیدائی اور نافع الناس انسان تھے۔ جماپور شہر میں ان کے گھر کے صحن میں تقریباً 40سالوں سے جماعت کی مسجد ہے اور ابھی تک یہی جماعت کا سنٹر ہے۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

2- مکرم تنویر احمد صاحب ابن مکرم منیر الحق صاحب (سوئٹزرلینڈ)

13 جون 2021ء کو 57سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم میں جماعت کی خدمت کا بہت جذبہ تھا۔ 1988میں جماعتی پمفلٹس تقسیم کرنے پر آپ پر مقدمہ ہوا اور آپ کو اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت ملی۔سوئٹزرلینڈ آنے پر اپنے علاقے میں بڑی لگن اور جذبے سے جماعت کا پیغام پہنچاتے رہے۔ بہت دعا گو، نمازوں کے پابند، باقاعدگی سے تہجد ادا کرنے والے، خوش اخلاق، ہنس مکھ، ملنسار انسان تھے۔خلافت سے گہری محبت واطاعت کا تعلق تھا۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

3- مکرمہ فوزیہ غزالہ صاحبہ اہلیہ مکرم تسنیم احمد صدیقی صاحب

10اگست 2021ء کو 67سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحومہ اپنا اکثر وقت عبادات، نوافل اور قرآن کریم کی تلاوت میں گزارتیں۔غرباء اور مساکین کی خدمت کرنا اپنا اولین فرض سمجھتیں۔ دنیاوی اشیاء کی طرف کوئی رغبت نہ تھی۔ خلافت سے محبت اور وارفتگی کا تعلق تھا۔ تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ بچوں کو خلافت کی مکمل اطاعت کا درس دیتیں اور انہیں صدقہ وخیرات کی طرف بھی توجہ دلاتی تھیں۔ اپنے شوہر کی جماعتی خدمت میں ان کا ساتھ دینے کی توفیق پائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

4- مکرم تسنیم احمد صدیقی صاحب ابن مکرم محمد سلیم صدیقی صاحب

29اگست 2021ء کو 69سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم چھ سال امیر شیخوپورہ رہے اور مسجد مبارک شیخوپورہ کی تعمیر نو اور تزئین کا کام کروانے کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل آپ مقامی قاضی کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔صوم وصلوٰۃ کے پابند، تمام تحریکات میں حصہ لینے والے، انتہائی ہمدرد اور انسانی جذبہ سے سرشار، غریب پرور، نفاست پسند ایک نیک اور باوفا انسان تھے۔افراد جماعت کے مسائل کو ذاتی دلچسپی سے حل کرتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔

5- مکرمہ شکورہ بیگم صاحبہ (والدہ مکرم ماسٹر ناصر احمد صاحب شہید) ونڈسر۔کینیڈا)

10 اگست 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، مالی قربانی میں پیش پیش، پرہیزگار خاتون تھیں۔ خلافت سے محبت و احترام کا تعلق تھا۔ باوجود پیرانہ سالی اور کمزوری کے حضور انور کا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنتی تھیں۔ اپنے بیٹے کی شہادت پر نہایت صبر و استقلال کا مظاہرہ کیا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

6- مکرم میاں محمد صدیق صاحب (جرمنی)

20 اگست 2021ء کو 93 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم پنجوقتہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کے پابند اور تہجد میں باقاعدہ تھے۔تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ پاکستان اور جرمنی میں مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ بچوں کی کثیر تعداد کو قرآن کریم پڑھانے کا بھی موقعہ ملا۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چھ بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔آپ کے ایک بیٹے مکرم اعجاز احمد نیر صاحب یوگنڈا میں مربی سلسلہ ہیں۔ایک پوتے مکرم اظہر اقبال صاحب جرمنی میں مربی سلسلہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

7- مکرم قاضی عبد الشکور صاحب

20 اگست 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ نے پوری زندگی نیکی اور تقویٰ شعاری کے ساتھ گزاری۔ U.A.E کی ریاست عجمان میں جب جماعت قائم ہوئی تو آپ اس کے پہلے صدر تھے اور لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والے، نہایت منکسر المزج اور ایک نیک فطرت انسان تھے۔ لاہور اپنے حلقہ میں نائب صدر اور سیکرٹری وقف جدید کے علاوہ مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم موصی تھے۔

8- مکرم محمد ادریس عابد صاحب (برسبین آسٹریلیا)

25 اگست 2021 کو 69سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب (مورّخ احمدیت) کے برادرنسبتی تھے۔مارڈن موٹرز اور ورلڈ وائڈ موٹرز لمیٹڈ میں 34سال ملازمت کی اور چیف اکاؤنٹنٹ اور جنرل مینجر کے عہدوں پر فائز رہے۔اس دوران کراچی کے ایک حلقہ میں صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ کراچی جماعت کے قبرستان باغ احمد کے حصول، مشن ہاؤس بیت الخیر اور مربی ہاؤس کی تعمیر میں بھی آپ کی خصوصی کوششیں شامل ہیں۔مرحوم موصی تھے۔

9- مکرم مبارک احمد تنویر صاحب (ملائیشیا)

29 اگست 2021 کو 45 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔صوم وصلوۃ کے پابند تھے اور قرآن کریم کی تلاوت بڑی باقاعدگی اور بہت خوش الحانی سے کرتے تھے۔مرحوم کو بچپن سے ہی دینی کاموں کا بہت شوق تھا۔ خدام الاحمدیہ کے پروگراموں میں شوق سے ڈیوٹی دیتے تھے اور مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ دعوت الی اللہ کا بھی بہت شوق تھا۔ کچھ عرصہ مڈل ایسٹ میں رہے تو وہاں امام الصلوۃ کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے ۔ 8 سال سے اپنی فیملی کے ساتھ ملائشیا میں مقیم تھے۔ وفات کے وقت اپنے علاقہ کے زعیم انصار اللہ کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بچے شامل ہیں ۔آپ مکرم خلیل احمد تنویر مبلغ سلسلہ ریجائنہ کینیڈا کے برادرِنسبتی تھے۔

10- مکرمہ زبیدہ خانم چوہدری صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری عبد الغنی صاحب (سابق امیر جماعت کویت)

2 ستمبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ چوہدری رحمت خان صاحب (سابق امام مسجد فضل لندن) کی بڑی بیٹی تھیں۔حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر نصرت گرلز ہائی سکول میں کئی سال ٹیچر کے فرائض سرانجام دیئے ۔ دس سال صدر لجنہ کویت رہیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند ، تہجد گزار اور باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ بے انتہا عقیدت کا تعلق تھا۔ مالی کشائش کے باوجود آپ کی زندگی انتہائی سادہ تھی ۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ افریقہ میں والد اور شوہر کی طرف سے دو مساجد بنوائیں۔ مرحومہ 1/3 حصہ کی موصیہ تھیں۔

11- مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد مبشر صاحب (مربی سلسلہ)

4 ستمبر 2021ء کو 61 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ حضرت محمد دین صاحب کی پڑپوتی اور حضرت میاں پیر محمد صاحب کی پڑنواسی تھیں۔مرحومہ صوم وصلوۃ کی پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ، جماعتی کاموں کو بڑی ذمہ داری سے ادا کرنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

12- مکرم راجہ ناصر احمد صاحب ابن مکرم ایم غلام محمد صاحب

11 ستمبر 2021ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مخلص اور ایک نیک سیرت انسان تھے ۔ آپ نے امیر ضلع اور ناظم انصار اللہ ضلع کے علاوہ مختلف اضلاع میں مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی ۔ IAAAE ضلع کے صدر اور سیکرٹری فنانس بھی رہے ۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں پہلی اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے اور دوسری اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور ایک بیٹی شامل ہیں۔ آپ کی دوسری اہلیہ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مرحوم نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کی بیٹی ہیں ۔

13- مکرمہ سلمٰی طاہرہ صاحبہ اہلیہ چوہدری رشید احمد سرور صاحب مرحوم (سابق مبلغ تنزانیہ ومشرقی افریقہ)

12 ستمبر 2021ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ تمام عمر خلافت اور جماعت کے احکامات کی پیروی کی اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ اس کی تلقین کرتی رہیں۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ کے مطالعہ کا شوق تھا۔صوم وصلوۃ کی پابند ، ہمدرد ، شفیق ، صابرہ وشاکرہ ، نیک اور غریب پرور خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

14- مکرمہ مصباح اقبال صاحبہ بنت مکرم اقبال غنی صاحب

12 جنوری 2021 کو 33 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ محلہ کی سطح پر لجنہ کی سیکرٹری صحت جسمانی کے علاوہ گروپ لیڈر کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی ۔ پابندی سے نماز ادا کرتی تھیں اور ایک خوش اخلاق خاتون تھیں۔

15- عزیزم حافظ شہزادہ عمیر احمد خان ابن مکرم ظہیر الدین بابر خان صاحب

13 اگست 2021ء کو 19 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند ، جماعت سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک اور مخلص نوجوان تھے۔مرحوم نے مدرسۃ الحفظ ربوہ سے قرآن کریم حفظ کرنے کی توفیق پائی اور مدرسہ میں تیسری پوزیشن حاصل کی اور دس ہزار روپے کا نقد انعام بھی حاصل کیا۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد فضل عمر ہسپتال میں نرسنگ اسکول میں داخلہ لیا۔ آپ کے بڑے بھائی عزیزم شہزادہ زبیر احمد خان جامعہ احمدیہ میں چھٹے سال کے طالب علم ہیں۔

16- محترمہ صفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم فیروز الدین قریشی صاحب مرحوم (رضا کار کارکن شعبہ مال ۔ یوکے)

21 اگست 2021ء کو 91 سال کی عُمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ نے یوکے میں لمبا عرصہ بطور صدر لجنہ ارلزفیلڈ خدمت کی توفیق پائی ۔ اس کے علاوہ کافی عرصہ تک شُعبہ ضیافت کے تحت جلسہ سالانہ اور لجنہ کے اجتماعات پر کھانا بناتی رہیں۔ مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ بڑی خاموشی سے جماعت کی خدمت کرتی رہیں۔ بچوں کو قرآن کریم بھی پڑھاتی رہیں۔ مرحومہ پابند صوم وصلوۃ، مہمان نواز ، ملنسار اور ایک نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔

17- مکرم حاجی عبد الرؤوف صاحب ابن مکرم مرزا منظور احمد صاحب

2 ستمبر 2021 کو 61 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے پڑدادا حضرت مرزا اللہ بخش صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے ۔ مرحوم کا تعلق ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں ۔

18- مکرمہ غلام سکینہ صاحبہ اہلیہ مکرم میاں غلام رسول صاحب مرحوم

4 ستمبر 2021 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ جماعت کی خاطر بہت قربانیاں کرنے والی تھیں۔ آپ کو اپنے چک میں اپنوں اور غیروں کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا لیکن آخر دم تک احمدیت پر استقامت کے ساتھ قائم رہیں۔صوم وصلوۃ کی پابند ، تہجد گزار اور خلافت سے بے پناہ عقیدت رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

19- مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ مکرم عثمان علی شیخ صاحب (لندن ۔ حال جرمنی)

5 ستمبر 2021ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔صوم وصلوۃ کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، نہایت خدا ترس ، دعا گو، مہمان نواز، اپنوں اور غیروں کا خیال رکھنے والی ایک شفیق اور ہمدرد خاتون تھیں۔ خلافت سے محبت آپ کے وجود میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جماعتی کاموں کے لئے ہمہ وقت تیار رہتی تھیں۔ پاکستان میں اپنا گھر نماز سنٹر کے طور پر پیش کیا ہوا تھا۔ آپ نے مجلس راوی روڈ میں سیکرٹری مال ، سیکرٹری اصلاح وارشاد اور صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی ۔

20- مکرم ملک بشیر احمد صاحب (لوٹن ۔یوکے)

7 ستمبر 21 20 کو چند ماہ بیمار رہنے کے بعد 63 سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کو 1977 میں بطور قائد خدام الاحمدیہ اور 1978 تا 1986 بطور ریجنل قائد اضلاع خدمت کی توفیق ملی۔ 1989 سے 2015 تک ہر سال جلسہ سالانہ یوکے پر آتے رہے۔ 2017 میں ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد یوکے شفٹ ہو گئے۔ مرحوم منکسر المزاج، پابند صوم وصلوۃ اور مالی قُربانی کرنے والے ایک نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 1 بیٹا اور 3 بیٹیاں شامل ہیں۔

21- مکرمہ بشریٰ شکور صاحبہ اہلیہ ریٹائرڈ کیپٹن عبد الشکور ملک صاحب

گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ نہایت بے نفس ، نرم دل ، لوگوں کی مدد کرنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ پردہ کی بہت پابند تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بچے شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: عبد الہادی قریشی (نمائندہ روزنامہ الفضل سیرالیون)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون میں نئے تعلیمی سال کے آغاز پر طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول کیلاہوں کو مؤرخہ 23 ستمبر 2021ء کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انعقاد کی توفیق ملی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلیٰ ذَالِکَ۔

جلسہ کی تیاری

جلسہ سے کافی دن پہلے مختلف کلاسز کا اہتمام کیا گیا جس میں طلباء و اساتذہ کو تلاوت، نظم اور سیرت طیبہ سے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر تیار کروائی گئیں۔

جلسہ کی کارروائی

مؤرخہ 23 ستمبر 2021ء بروز جمعرات صبح 9:00 بجے انیس احمد مربی سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی ﷺ کا آغاز ہوا۔ طلباء و اساتذہ سکول کے احاطہ میں اس بابرکت جلسہ سے فیضیاب ہونے کیلئے جمع تھے۔ جلسہ کا آغاز سورۃ الفتح کی آیت نمبر 30 (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ۔۔۔) سے کیا گیا۔ بعد ازاں ایک طالبعلم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا نعتیہ منظوم کلام (وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا) مترنم آواز میں پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں متعدد طلباء و اساتذہ نے درج ذیل موضوعات پر تقاریر کیں:

آنحضرت ﷺ بطور انسان کامل
آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ
درود شریف کی فضیلت و برکات
شمائل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ طرز زندگی
حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اسکے بعد کیلاہوں کے سرکٹ مشنری مولوی یوسف سعید صاحب نے آنحضرت ﷺ بطور رحمۃٌ للعالمین کے موضوع پر تقریر کی اور آخر پر انیس احمد مربی سلسلہ و استاد طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول کیلاہوں نے آنحضرت ﷺ کا بچوں سے حسن سلوک کے موضوع پر تقریر کی۔ جلسہ کے دوران درود شریف کا ورد جاری رہا نیز مناسب مواقع پر طلباء کی جانب سے نعرہ ہائے تکبیر بھی بلند ہوتے رہے۔ دعا کے ساتھ اس بابرکت روحانی جلسہ کا اختتام ہوا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے نہایت کامیاب رہا جس میں کُل 428 افراد نے شرکت کی۔ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کے ایمان و اخلاص میں برکت ڈالے اور ان کو جلسہ کی برکات اور مقاصد سے بھر پور حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

اعلان نکاح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی نے مؤرخہ 10 ؍اکتوبر 2021ء بروز اتوار بعد نماز عصر مسجد مبارک اسلام آباد، یوکے میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرما کر بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ اللہ تعالی ان تمام نکاحوں کو مبارک کرے۔ ادارہ الفضل کی طرف سے ان نکاحوں کے تمام فریقوں کو مبارکباد پیش ہے۔

* عزیزہ فطینہ فہیم (واقفۂ نو) بنت مکرم فہیم احمد خادم صاحب (پرنسپل جامعۃ المبشرین گھانا)
ہمراہ عزیزم اسماعیل خدرون (متعلم جامعہ احمدیہ انٹرنیشنل گھانا) ابن مکرم جہور احمد خدرون صاحب
* عزیزہ رومیسہ عثمان بھٹی بنت مکرم عثمان احمد بھٹی صاحب (جرمنی)
ہمراہ عزیزم ساغر محمود ملک (واقفِ نو) ابن مکرم میجر (ر) محمود احمد صاحب (اسلام آباد۔ یوکے)
* عزیزہ دانیہ احمد (واقفۂ نو) بنت مکرم ممتاز احمد صاحب (مانچسٹر۔ یوکے)
ہمراہ عزیزم کامران احمد طارق (واقفِ نو) ابن مکرم ملک طارق احمد صاحب (لندن۔ یوکے)
* عزیزہ امۃ الکافی (واقفۂ نو) بنت مکرم عبد السلام صاحب
ہمراہ عزیزم مصور مبشر ابن مکرم شیخ مبشر احمد صاحب (لندن۔ یوکے)
* عزیزہ امۃ الکافی بنت مکرم ناصر احمد صاحب
ہمراہ عزیزم محمد ہارون ابن مکرم محمد الیاس صاحب

چھوٹی مگر سبق آموز بات

چھوٹی نیکیاں

جس طرح قطرے سے دریا بنتا ہے اسی طرح چھوٹی چھوٹی نیکیاں مل کر بڑی نیکی بن جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی نیکی کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ’’جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی بدی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا۔‘‘

(الزلزال: 8-9)

آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ تم کسی نیکی کو حقیر مت سمجھو خواہ کسی پانی مانگنے والے کے برتن میں ایک ڈول (پانی) ڈال دینا یا یہ نیکی ہو کہ تم اپنے کسی بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملو۔

(صحیح مسلم)

مرسلہ: ناصرہ احمد، کینیڈا

20 اکتوبر 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:02	17:52
مدینہ منورہ	05:04	17:51
قادیان	05:14	17:51
ربوہ	04:54	17:31
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:06	17:59